بحمدہٖ تعالیٰ

فن عروض وقوافی میں ایک مختصر اور جامع کتاب

مُعینُ العروض والقوافی

از

مولانا محمد احمد مصباحی

الاسلامی.نیٹ
www.AL ISLAMI.NET

المجمع الاسلامی
ملت نگر، مبارک پور ضلع اعظم گڑھ، یوپی

باسمہ تعالیٰ

فن عروض و قوافی میں ایک مختصر اور جامع کتاب

معین العروض والقوافی

از

محمد احمد مصباحی

رکن المجمع الاسلامی مبارکپور

صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارک پور

ادارۂ تصنیف واشاعت

المجمع الاسلامی مبارک پور

ضلع اعظم گڑھ۔ یو، پی۔ پن کوڈ ۲۷۶۴۰۴

https://alislami.net

سلسلہ اشاعت نمبر۔۔۔ ۹۷

کتاب (۱) ——— دروس البلاغۃ

مصنفین ——— حفنی ناصف، محمد دیاب
سلطان محمد، مصطفےٰ طموم

کتاب (۲) ——— معین العروض والقوافی

مؤلف ——— محمد احمد مصباحی

کتابت ——— اشرف بستوی

پروف ریڈنگ ——— عسجد رضا مصباحی

اشاعت پنجم ایک ہزار ——— ربیع الاول ۱۴۲۲ھ/جون ۲۰۰۱ء

صفحات ۱۰۴ ——— قیمت

ناشر ——— المجمع الاسلامی مبارکپور

https://alislami.net

مُعِینُ العَروضِ والقَوافِی

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ——— حامداً و مُصلیاً

عَروض :- ایسے اصول کا علم جن سے شعر کے صحیح و فاسد اوزان کی معرفت حاصل ہو۔

موضوع :- شعر بحیثیت وزن۔ غایت :- شعر کے صحیح و غلط اوزان میں تمیز۔

مُوجِد :- خلیل بن احمد بصری نحوی استاذ سیبویہ (ولادت تقریباً ۹۶ھ وفات ۱۷۰ھ) انہوں نے اشعار عرب کی چھان بین کر کے پندرہ بحریں نکالیں پھر سولہویں بحر کا ابوالحسن اخفش سعید بن سعدہ متوفیٰ ۲۱۵ھ نے پتہ لگایا۔

شعر :- وہ کلام ہے جو قصداً موزون و مقفیٰ کیا گیا ہو۔

حروف تقطیع :- جن سے اجزاء شعر مرکب ہوتے ہیں وہ دس ہیں۔ جو لَمَعَتْ سُیُوفُنَا میں جمع ہیں۔ یہ اجزا اسباب و وتد سے مرکب ہوتے ہیں۔ دو حرفی لفظ کو سبب اور سہ حرفی کو وتد کہتے ہیں۔ سبب دو ہیں۔ خفیف[1]، ثقیل[2]۔ وتد بھی دو ہیں۔ مجموع[1]، مفروق[2]۔

سبب خفیف :- دو حرفی لفظ جس میں پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن۔ جیسے قَدْ

سبب ثقیل :- دو حرفی لفظ جس میں دونوں حرف متحرک ہوں۔ جیسے بِکَ

وتد مجموع :- تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے بعد تیسرا ساکن ہو۔ جیسے بِکُمْ

وتد مفروق :- تین حرفی لفظ جس میں دو متحرک کے بیچ میں ایک ساکن ہو۔ جیسے قَامَ

فاصلہ صغریٰ :- چار حرفی لفظ جس میں تین متحرک کے بعد چوتھا ساکن ہو۔ جیسے فَعَلَتْ

فاصلہ کبریٰ :- پانچ حرفی لفظ جس میں چار متحرک کے بعد پانچواں ساکن ہو جیسے۔ فَعَلَتُمْ

ان سب کا مجموعہ یہ ہے۔ لَمْ اَرَ عَلیٰ ظَهْرِ جَبَلِنْ سَمَکَتَنْ۔

لَمْ	اَرَ	عَلیٰ	ظَهْرِ	جَبَلِنْ	سَمَکَتَنْ
خفیف	ثقیل	مجموع	مفروق	صغریٰ	کبریٰ
سبب		وتد		فاصلہ	

https://alislami.net

زحافات مفردہ

(۱) خَبن :- دوسرے ساکن کو حذف کرنا جیسے فَاعِلُن سے فَعِلُن مُستَفعِلُن سے مَفَاعِلُن[۱]

(۲) اضمار :- دوسرے متحرک کو ساکن کرنا جیسے مُتَفَاعِلُن سے مُستَفعِلُن

(۳) وقص :- دوسرے متحرک کو حذف کرنا جیسے مُتَفَاعِلُن سے مَفَاعِلُن۔

(۴) طیّ :- چوتھے ساکن کو حذف کرنا جیسے مُستَفعِلُن سے مُفتَعِلُن۔

(۵) قبض :- پانچویں ساکن کو حذف کرنا جیسے فَعُولُن سے فَعُولُ

(۶) عَصب :- پانچویں متحرک کو ساکن کرنا جیسے مَفَاعِلَتُن سے مَفَاعِیلُن

(۷) عقل :- پانچویں متحرک کو حذف کرنا جیسے مَفَاعِلَتُن سے مَفَاعِلُن

(۸) کف :- ساتویں ساکن کو حذف کرنا جیسے مَفَاعِیلُن سے مَفَاعِیلُ

جن اجزا یا ابیات یا بحور میں یہ زحافات ہوں ان کو علی الترتیب مخبون[۱]، مضمر[۲]، موقوص[۳]، مطوی[۴]، مقبوض[۵]، معصوب[۶]، معقول[۷]، مکفوف[۸] کہتے ہیں۔

زحافات مرکبہ

(۱) خَبل :- طی مع الخبن (دوسرے اور چوتھے ساکن کو حذف کرنا) جیسے مُستَفعِلُن سے فَعِلَتُن

(۲) خَزل :- طی مع الاضمار (دوسرے متحرک کو ساکن اور چوتھے ساکن کو حذف کرنا) جیسے مُتَفَاعِلُن سے مُفتَعِلُن۔

(۳) شکل :- کف مع الخبن (دوسرے اور ساتویں ساکن کو حذف کرنا) جیسے فَاعِلَاتُن سے فَعِلَاتُ

---

[۱] مُستَفعِلُن سے دوسرا ساکن س حذف کیا تو مُتَفعِلُن ہوا۔ پھر اسے مَفَاعِلُن بنا لیا۔ کیونکہ اہلِ عروض کا قاعدہ ہے کہ تغیر سے جب کوئی جزنا مانوس ہو جاتا ہے تو اسے مانوس بنا لیتے ہیں۔ نیز وزنِ عروضی میں صرف حرکت کے مقابل حرکت ساکن کے مقابل ساکن رکھا جاتا ہے، زیر زبر، پیش کا کوئی فرق نہیں۔ لہذا فَعُولُن اور مَفَاعِلُ ہم وزن شمار ہوں گے۔ یوں ہی متعدد جگہوں میں آئے گا۔ ۱۲

https://alislami.net

(۴) نقص :- کف مع العصب (پانچویں متحرک کو ساکن اور ساتویں ساکن کو حذف کرنا) جیسے
مَفَاعِلَتُنْ سے مَفَاعِیلُ

جن اجزا میں یہ زحافات آتے ہیں ان کو علی الترتیب مجبول[۱]، مخزول[۲]، مشکول[۳]، منقوص[۴] کہتے ہیں۔

(۱) معاقبہ :- دو سبب خفیف (ایک ہی رکن یا دو رکن میں) جمع ہوں تو دونوں سبب کو زحاف سے سلامت رکھنا یا کسی ایک کو سلامت رکھنا دوسرے میں زحاف کرنا۔ مثلاً مَفَاعِیلُنْ کو مفاعیلن ہی رکھنا یا مَفَاعِیلُ کرنا۔ یا مفاعلن کرنا۔

(۲) مراقبہ :- ایک رکن میں دو سبب خفیف جمع ہوں تو لازماً ایک کو سلامت رکھنا اور ایک میں زحاف کرنا۔ جیسے مفاعیلن کی یٖ اور نٖ میں سے کسی ایک کو حذف کرنا اور دوسرے کو سلامت رکھنا۔

(۳) مکانفہ :- دو سبب خفیف ایک جز میں جمع ہوں تو ان میں تینوں صورتیں روا رکھنا (دونوں سالم دونوں مزاحف۔ ایک سالم ایک مزاحف) جیسے مُسْتَفْعِلُنْ میں سْ اور فْ دونوں کو سلامت رکھنا۔ یا دونوں کو حذف کرکے مُتَعِلُنْ بنانا۔ یا ایک حذف کرکے مفاعلن یا مفتعلن بنانا۔

علت

عِلّت :- وہ تغیر ہے جو عروض یا ضرب میں واقع ہو اور لازم ہو۔ مگر بعض علتیں لازم نہیں ہوتیں انھیں علل جاری مجرائے زحاف کہتے ہیں۔

معلول :- وہ عروض یا ضرب جس میں علت واقع ہو۔

صحیح :- جو علت سے محفوظ ہو۔

عِلّت کی دو قسمیں ہیں :- علت زیادت[۱] (یہ تین ہیں) علت نقص[۲] (یہ نو ہیں)

عِلَلِ زیادت

(۱) ترفیل :- جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس پر ایک سبب خفیف بڑھانا جیسے
فَاعِلُنْ سے فَاعِلَاتُنْ

(۲) تذییل یا اذالہ :- جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس پر ایک حرف ساکن بڑھانا

https://alislami.net

جیسے فَاعلُنْ سے فاعلانْ

(۳) **تسبیغ یا اسباغ** :- جس رکن کے آخر میں سبب خفیف ہو اس پر ایک حرف ساکن بڑھانا۔ جیسے فاعلاتُنْ سے فاعلاتانْ۔

جن اجزا میں یہ علل ہوں ان کو مرفل، مذیل، مسبغ کہتے ہیں۔

علل زیادت کا وقوع صرف بحر مجزو کی ضرب میں ہوتا ہے تاکہ اسکی کمی کا عوض ہو۔

علل نقص

(۱) **حذف** :- جزو کے اخیر سے سبب خفیف گرا دینا جیسے فاعلاتُنْ سے فاعلُنْ

(۲) **قطف** :- حذف مع العصب (پانچویں متحرک کو ساکن، اور آخری سبب خفیف کو ساقط کرنا) جیسے مُفاعِلَتُنْ سے فَعُوْلُنْ

(۳) **قطع** :- وتد مجموع کے ساکن کو گرا کر اسکے ماقبل کو ساکن کرنا جیسے فاعِلُنْ سے فَعْلُنْ

(۴) **بتر** :- قطع مع الحذف (قطع کے ساتھ آخری سبب کو گرا دینا) جیسے فَعُوْلُنْ سے فَعْ

(۵) **قصر** :- سبب خفیف کے ساکن کو گرا کر اسکے متحرک کو ساکن کرنا جیسے فاعلاتُنْ سے فاعلاتْ

(۶) **حذذ** :- وتد مجموع کو گرا دینا جیسے مُتَفاعِلُنْ سے فَعِلُنْ

(۷) **صلم** :- وتد مفروق کو گرا دینا جیسے مَفْعُوْلاتُ سے فَعْلُنْ

(۸) **وقف** :- ساتویں متحرک کو ساکن کرنا جیسے مَفْعُوْلاتُ سے مفعولاتْ

(۹) **کسف** :- ساتویں متحرک کو ساقط کرنا جیسے مَفْعُوْلاتُ سے مَفْعُوْلُنْ

جن اجزا میں یہ علل واقع ہوں ان کو علی الترتیب، محذوف[۱]، مقطوف[۲]، مقطوع[۳]، ابتر[۴]، مقصور[۵]، احذ[۶]، اصلم[۷]، موقوف[۸]، مکسوف[۹] کہتے ہیں۔

عِلَلِ جاری مجرائے زحاف (وہ علل جو لازم نہیں ہوتے۔)

(۱) **تشعیث** :- فَاعِلاتُنْ کو مَفْعُوْلُنْ بنا دینا۔ فالاتن کرکے، یا فاعاتن کرکے۔

(۲) **خرم** :- وتد مجموع کے پہلے حرف کو مصرع اول کے پہلے رکن سے گرا دینا۔ مختلف مواقع کے

https://alislami.net

اعتبار سے اس کے خاص خاص نام ہیں۔

(۳) شَتَر:۔ مَفَاعِیْلُنْ میں قبض کے ساتھ خرم کرکے فَاعِلُنْ بنانا
(۴) خَرب:۔ مَفَاعِیْلُنْ میں کف کے ساتھ خرم کرکے مَفْعُوْلُ بنانا
(۵) ثَلْم:۔ فَعُوْلُنْ میں ـــ خرم کرکے فَعْلُنْ بنانا
(۶) ثَرم:۔ فَعُوْلُنْ میں قبض کے ساتھ خرم کرکے فَعْلُ بنانا
(۷) عَضب:۔ مَفَاعِلَتُنْ میں ـــ خرم کرکے مُفْتَعِلُنْ بنانا
(۸) قَصم:۔ مَفَاعِلَتُنْ میں عصب کے ساتھ خرم کرکے مَفْعُوْلُنْ بنانا
(۹) جَمم:۔ مَفَاعِلَتُنْ میں عقل کے ساتھ خرم کرکے فَاعِلُنْ بنانا
(۱۰) عَقص:۔ مَفَاعِلَتُنْ میں نقص کے ساتھ خرم کرکے مَفْعُوْلُ بنانا

اخیر کے چاروں تغیر مَفَاعِلَتُنْ ۔بحر وافر۔ کے ساتھ خاص ہیں۔

جن اجزا میں یہ علل واقع ہوں ان کو علی الترتیب مشعّث[۱]، اخرم[۲]، اشتر[۳]، اخرب[۴]، اثلم[۵]، اثرم[۶]، اعضب[۷]، اقصم[۸]، اجم[۹]، اعقص[۱۰] کہتے ہیں۔

شعر دو مصرعوں پر منقسم ہوتا ہے۔ مصرع اول کو صدر، ثانی کو عجز، صدر کے آخری جز کو عروض عجز کے آخری جز کو ضرب۔ بقیہ اجزا کو حشو کہا جاتا ہے۔ جس بیت کے تمامی اجزا ہوں اسے تام جس کے ہر مصرع کے اخیر سے ایک جز حذف ہوا سے مجزو جس کا نصف حذف ہوا سے مشطور جس کے دو تہائی اجزا حذف ہوں اسے منہوک کہا جاتا ہے۔

تقطیع:۔ شعر کے ٹکڑوں کو اجزائے بحر کے مقابل کرنا اس طرح کہ متحرک کے مقابل متحرک ہو اور ساکن کے مقابل ساکن۔

(۱) تقطیع میں صرف حرکت وسکون کا مقابلہ ہوتا ہے، ضمہ، فتحہ، کسرہ کی موافقت ملحوظ نہیں ہوتی۔

(۲) تقطیع میں اعتبار ان حروف کا ہے جو بولنے میں آئیں، ان کا نہیں جو لکھنے میں آئیں۔ لہذا جو حرف بولنے میں آتا ہے وہ شمار ہوگا اگرچہ لکھنے میں نہ آئے جیسے تنوین۔ اور جو بولنے میں نہیں آتا شمار نہ ہوگا۔ اگرچہ لکھنے میں آئے جیسے ہمزۂ وصل۔ تقطیع میں عِلَّۃٌ کو عِلْلَتُنْ اور وَالشَّمْسِ کو وَشْ شَمْسِ لکھا جائے گا۔

https://alislami.net

بحروں کے نام اور اوزان

شمار	نام	وزن		عروض	ضرب
۱	طویل	فعولن مفاعیلن، فعولن مفاعیلن	فعولن مفاعیلن، فعولن مفاعیلن	۱	۳
۲	مدید	فاعلاتن فاعلن، فاعلاتن فاعلن	فاعلاتن فاعلن، فاعلاتن فاعلن	۳	۶
۳	بسیط	مستفعلن فاعلن، مستفعلن فاعلن	مستفعلن فاعلن، مستفعلن فاعلن	۳	۶
۴	وافر	مفاعلتن، مفاعلتن، مفاعلتن	مفاعلتن، مفاعلتن، مفاعلتن	۲	۳
۵	کامل	متفاعلن، متفاعلن، متفاعلن	متفاعلن، متفاعلن، متفاعلن	۳	۹
۶	ہزج	مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن	مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن	۱	۲
۷	رَجَز	مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن	مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن	۴	۵
۸	رَمَل	فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن	فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن	۲	۶
۹	سریع	مستفعلن، مستفعلن، مفعولاتُ	مستفعلن، مستفعلن، مفعولاتُ	۴	۶
۱۰	مُنسَرِح	مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن	مستفعلن، مفعولاتُ، مستفعلن	۳	۳
۱۱	خفیف	فاعلاتن، مستفع لن، فاعلاتن	فاعلاتن، مستفع لن، فاعلاتن	۳	۵
۱۲	مضارع	مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن	مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن	۱	۱
۱۳	مقتضب	مفعولاتُ، مستفعلن، مستفعلن	مفعولاتُ، مستفعلن، مستفعلن	۱	۱
۱۴	مجتث	مستفع لن، فاعلاتن، فاعلاتن	مستفع لن، فاعلاتن، فاعلاتن	۱	۱
۱۵	متقارب	فعولن، فعولن، فعولن، فعولن	فعولن، فعولن، فعولن، فعولن	۲	۶
۱۶	متدارک	فاعلن، فاعلن، فاعلن، فاعلن	فاعلن، فاعلن، فاعلن، فاعلن	۲	۴
				۳۶	۶۷

دوائر خمسہ

مذکورہ بحروں میں سبب و وتد کی تقدیم و تاخیر کے ذریعہ بعض بحریں بعض سے نکلتی ہیں۔ اس کے لئے پانچ دائرے وضع ہوتے ہیں۔ مختلفہ[۱]، مؤتلفہ[۲]، مجتلبہ[۳]، مشتبہہ[۴]، متفقہ[۵]۔

(۱) مختلفہ اس سے تین بحریں نکلتی ہیں۔ فعولن مفاعیلن، فعولن مفاعیلن کو دائرے

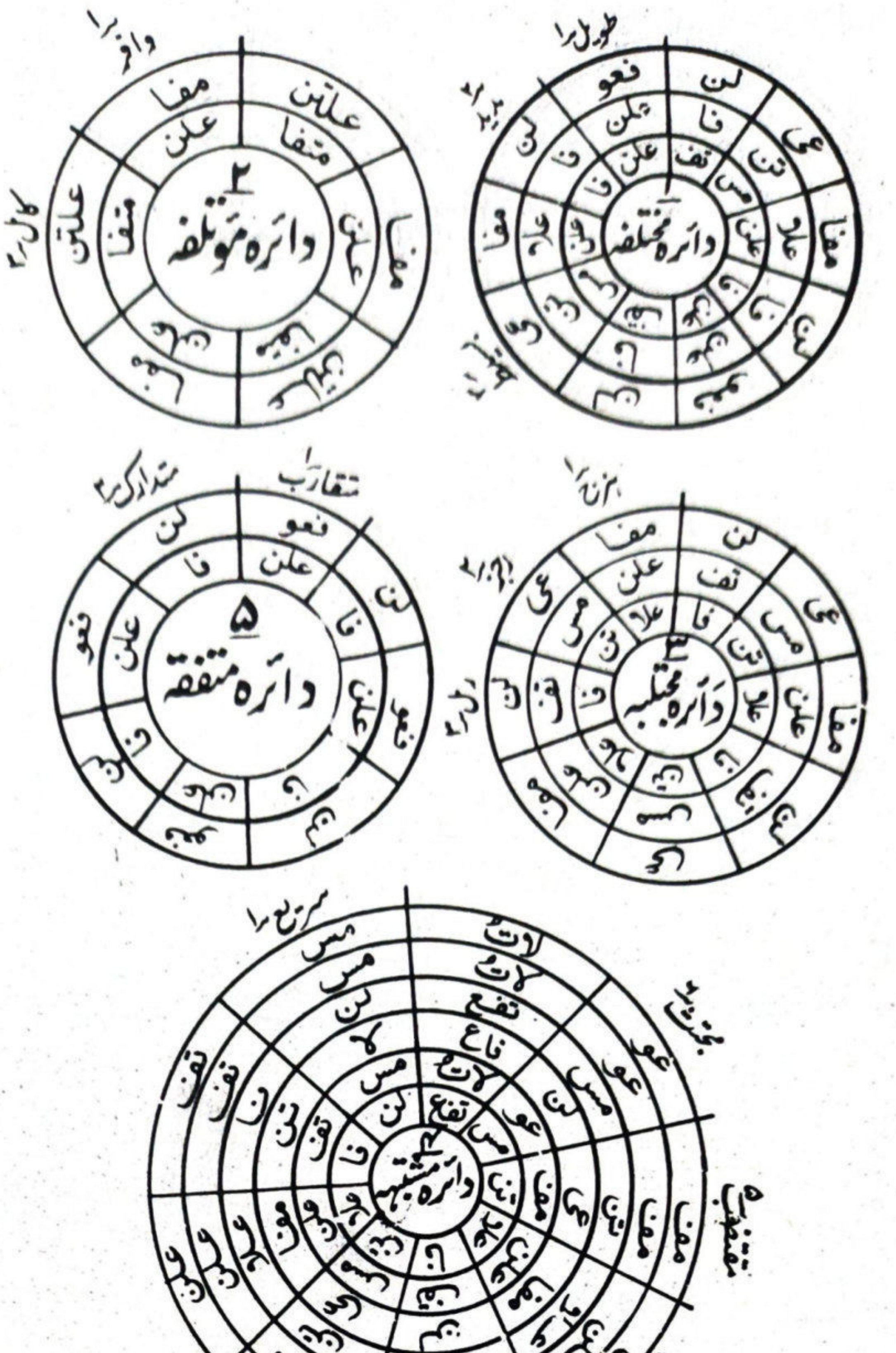
دائرہ مختلفہ
طویل
مدید
دائرہ مؤتلفہ
وافر
کامل
دائرہ مجتلبہ
ہزج
رجز
رمل
دائرہ متفقہ
متقارب
متدارک
دائرہ مشتبہ
سریع
مجتث
مقتضب
مضارع

یں لکھیں ۔ اور فعولن سے شروع کریں تو بحر طویل ہے۔ اگر فعولن کے لن سے شروع کریں اور کہیں لن مفاعی لن فعو لن مفاعی لن فعو تو فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن کا وزن پایا جائے گا اور یہ بحر مدید ہوگی۔ اگر عیلن سے شروع کریں اور کہیں عیلن فعو لن مفاعیلن فعو لن مفا تو مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن کا وزن پایا جائے گا اور یہ بحر بسیط ہوگی۔ اسی طرح دوسرے دائروں کو لکھ کر تفصیلاً سمجھا جا سکتا ہے۔

(۲) **مؤتلفہ** :۔ اس سے دو بحریں پیدا ہوتی ہیں اگر مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن کو دائرے میں لکھیں اور مفا سے شروع کریں تو وافر ہے علتن سے شروع کریں تو کامل ہے۔

(۳) **مجتلبہ** :۔ اس سے تین بحریں نکلتی ہیں۔ اگر مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن کو دائرے میں لکھیں اور مفا سے شروع کریں تو ہزج ہے۔ عیلن سے شروع کریں تو رجز ہے۔ لن سے شروع کریں تو رمل ہے۔

(۴) **مشتبہہ** :۔ اس سے چھ بحریں نکلتی ہیں مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ کو دائرے میں لکھیں اور مستفعلن اول سے ابتدا ہو تو سریع[۱] ہے مستفعلن دوم سے ہو تو منسرح[۲]۔ دوسرے کے تفْ سے ہو تو خفیف[۳]۔ دوسرے کے علن سے ہو تو مضارع[۴] مفعولاتُ کے مفْ سے ہو تو مقتضب[۵] مفعولات کے عو سے ہو تو مجتث[۶]۔

(۵) **متفقہ** :۔ اس سے دو بحریں نکلتی ہیں فعولن فعولن فعولن فعولن دائرے میں لکھیں اور فعو سے ابتدا ہو تو متقارب ہے۔ لن سے ہو تو متدارک۔

بحور کا تفصیلی بیان

(۱) **طویل** | فعولن مفاعیلن۔ چار بار۔ اس کا عَروض ایک ہے مقبوض یعنی مفاعلن اور ضربیں تین ہیں۔ (۱) صحیح۔ مفاعیلن (۲) مقبوض۔ مفاعلن (۳) محذوف فعولن۔

مثالیں

(۱) اَبَا مُنْذِرٍ كَانَتْ غُرُوْرًا صَحِيْفَتِيْ وَلَمْ اُعْطِكُمْ بِالطَّوْعِ مَالِيْ وَلَا عِرْضِيْ (طرفہ)

تقطیع

اَبَامَنْ	ذِرَنْ کَانَتْ	غُرُوْرَنْ	صَحِیْفَتِیْ	وَلَوْاَعْ	طَلَمْ بِطْطُوْ	عِ مَالِیْ	وَلَا عِرْضِیْ
فعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعلن	فعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعیلن

(۲) سَتُبْدِیْ لَكَ الْاَیَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا وَیَاْتِیْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ (طرفہ)

سَتُبْدِیْ	لَكَلْ اَیْیَا	مُ مَا كُنْ	تَ جَاهِلَنْ	وَیَاْتِیْ	كَبِلْ اَخْبَا	رِ مَنْ لَمْ	تُزَوْوِدِیْ
فعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعلن	فعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعلن

(۳) اَقِیْمُوْا بَنِی النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُوْرَكُمْ وَاِلَّا تُقِیْمُوْا صَاغِرِیْنَ الرُّؤُوْسَا

اَقِیْمُوْا	بَنِنْ نُعْمَا	نِ عَنْ نَا	صُدُوْرَكُمْ	وَاِلْ لَا	تُقِیْمُوْصَا	غِرِیْنَرْ	رُؤُوْسَا
فعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعلن	فعولن	مفاعیلن	فعولن	فعولن

فعولن قبض کی وجہ سے فعولُ ۔ اور بیت کے شروع میں ثلم ہو تو فعلن اور ثرم ہو تو فعلُ ہو جاتا ہے اور مفاعیلن قبض کی وجہ سے مفاعیلُ ہو جاتا ہے قبض اور کف یہاں بطور معاقبہ جاری ہوتے ہیں اس لئے مفاعیلن دونوں سے سالم تو ہوسکتا ہے مگر بیک وقت اس میں دونوں جاری نہ ہوں گے ۔

(۲) بحر مدید | فاعلاتن فاعلن ۔ چار بار ۔ یہ بحر وجوباً مجزوء ہے اس لئے استعمال میں صرف چھ رکن ہوتے ہیں اس کے عروض تین ہیں اور ضربیں چھ ہیں [1]

پہلا عروض صحیح ۔ (۱) ضرب بھی صحیح

یَا لَبَكْرٍ اَنْشِرُوْا لِیْ كُلَیْبًا ~ (اخا مہلہل قتلہ جساس البکری فی حرب البسوس) یَا لَبَكْرٍ اَیْنَ اَیْنَ الْفِرَارُ (مہلہل بن ربیعہ)

یَا لَبَكْرٍ	اَنْشِرُوْا	لِیْ كُلَیْبًا	یَا لَبَكْرٍ	اَیْنَ اَیْ	نَلْفِرَارُ
فاعلاتن	فاعلن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن	فاعلاتن

دوسرا عروض محذوف ہے ۔ فاعلن ۔ اسکی ضربیں تین ہیں ۔ (۲) اول مقصور فاعلات

لَا یَغُرَّنَّ امْرَءً عَیْشُهٗ كُلُّ عَیْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالِ

لَا یَغُرَّنَّ	امْرَءً	عَیْشُهٗ	كُلُّ عَیْشٍ	صَائِرٌ	لِلزَّوَالْ
فاعلاتن	فاعلن	فاعلن	فاعلاتن	فاعلن	فاعلات

---

[1] ہر بحر میں جتنی ضربیں ہیں اتنی اسکی نوعیں ہیں ۔ ضرب ہی کے لحاظ سے نوع کا بیان کرتے ہوئے اول الطویل ، ثانی الطویل ، ثالث الطویل وغیرہ کہتے ہیں ۔ اسی لئے یہاں نمبر شمار ضربوں پر لگایا گیا ہے ۔ ۱۲

https://alislami.net

③ دوم عروض ہی کی طرح محذوف فاعلن ۔

اِعلَمُوا اَنّی لَکُم حافِظٌ ۔ شاہِداً امّا کُنتُ اَو غائِبا

فاعلاتن فاعلن فاعلن ۔ فاعلاتن فاعلن فاعلن

④ سوم ابتر یعنی فعْلن ۔

اِنّما الذَّلفاءُ یاقُوتَۃٌ ۔ اُخرِجَت مِن کِیسِ دِہقانِ

فاعلاتن فاعلن فاعلن ۔ فاعلاتن فاعلن فعْلن

تیسرا عروض محذوف مخبون ۔ فَعِلُن اس کی دو ضربیں ہیں ۔ ① اول عروض ہی کی طرح ۔

لِلفَتیٰ عَقلٌ یَعِیشُ بِہٖ ۔ حَیثُ تَہدِی ساقَہٗ قَدَمُہ

فاعلاتن فاعلن فَعِلُن ۔ فاعلاتن فاعلن فَعِلُن (طرفہ)

⑥ دوم ابتر ۔ فعْلن

رُبَّ نارٍ بِتُّ اَرمُقُہا ۔ تَقضَمُ الہِندِیَّ وَالغارا (عدی بن زید)

فاعلاتن فاعلن فَعِلُن ۔ فاعلاتن فاعلن فعْلن

اس بحر کے حشو میں خبن کی وجہ سے فاعلاتن فَعِلاتُن ہو جاتا ہے اور فاعلن فَعِلن ۔

اور فاعلاتن کف کی وجہ سے فاعلاتُ ۔ اور شکل کی وجہ سے فَعِلاتُ بھی ہو جاتا ہے ۔

③ بسیط | مستفعلن فاعلن چار بار ۔ اس کے عروض تین ہیں اور ضربیں چھ ہیں ۔

پہلا عروض مخبون فعلن ۔ اس کی دو ضربیں ہیں ① اول عروض ہی کے مثل ۔

یا حارِ لا اُرمَیَنْ مِنکُم بِداہِیَۃٍ ۔ لَم یَلقَہا سُوقَۃٌ قَبلِی وَلا مَلِکُ

مستفعلن فاعلن مستفعلن فَعِلن ۔ مستفعلن فاعلن مستفعلن فَعِلن

② دوم مقطوع ۔ فعْلن

قَد اَشہَدُ الغارَۃَ الشَّعواءَ تَحمِلُنی ۔ جَرداءُ مَعرُوقَۃُ اللَّحیَینِ سُرحُوبُ

مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن ۔ مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن

دوسرا عروض مجزو صحیح ہے، اس کی تین ضربیں ہیں ۔ ③ اول مجزو مذال ۔ مستفعلان ۔

إِنَّا ذَمَمْنَا عَلَىٰ مَا خَيَّلَتْ سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ وَعَمْرُو مِنْ تَمِيمٍ (مرقش)[1]

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلان

(۴) دوم مجزو صحیح ۔ عروض کی طرح ۔

مَاذَا وُقُوفِي عَلَىٰ رَبْعٍ خَلَا مُخْلَوْلِقٍ دَارِسٍ مُسْتَعْجِمِ

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن

(۵) سوم مجزو مقطوع ۔ مَفْعُوْلُنْ

سِيرُوا مَعًا إِنَّمَا مِيعَادُكُمْ يَوْمُ الثَّلَاثَا بِبَطْنِ الْوَادِي

مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن مفعولن

تیسرا عروض مجزو مقطوع ہے مفعولن ۔ (۶) اسکی ضرب بھی وہی ہے ۔ مفعولن

مَا هَيَّجَ الشَّوْقَ مِنْ أَطْلَالٍ أَضْحَتْ قِفَارًا كَوَحْيِ الْوَاحِي

مستفعلن فاعلن مفعولن مستفعلن فاعلن مفعولن

اس بحر کے حشو میں مستفعلن کے اندر خبن ہو تو مفاعلن ہو جائے گا اور فاعلن میں ہو تو فَعِلُنْ ہو جائے گا اور مستفعلن میں طیّ ہو تو مفتعلن ہوگا ۔ خبل ہو تو فَعِلَتُنْ ۔

(۴) وافر

مفاعلتن چھ بار ۔ اس کے عروض دو ہیں اور ضربیں تین ۳ ۔

پہلا عروض مقطوف ہے ۔ فَعُوْلُنْ ۔ (۱) اس کی ضرب بھی وہی ہے فعولن ۔

لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُهَا غِزَارٌ كَأَنَّ قُرُونَ جِلَّتِهَا الْعِصِيُّ

مفاعلتن مفاعلتن فعولن مفاعلتن مفاعلتن فعولن

دوسرا عروض مجزو صحیح ہے ۔ اس کی دو ضربیں ہیں (۲) اول عروض ہی کی طرح ۔

لَقَدْ عَلِمَتْ رَبِيعَةُ أَنَّ ...... نَ حَبْلَكَ وَاهِنٌ خَلَقٌ

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

(۳) دوم مجزو معصوب ۔ مَفَاعِيْلُنْ

---

[1] ای ذممنا قبیلتیؔ سعد وعمرو اللتین من تمیم علیٰ ما خیلتا بنا من خدیعۃ ومکر ۔

أُعَاتِبُهَا وَآمُرُهَا فَتَغْضَبُنِيْ وَتَعْصِيْنِيْ
مفاعلتن مفا علتن مفاعلتن مفاعيلن

اس بحر کے حشو میں عَصْب، عقل اور نقص آتا ہے تو مفاعلتن علی الترتیب مفاعیلن مفاعلن اور مفاعیلُ ہو جاتا ہے۔ اور بیت کے پہلے جز میں عضب، قصم، جمم اور عقص ہو سکتا ہے تو علی الترتیب مُفْتَعِلُنْ، مفعولن، فاعلن اور مفعولُ ہو جائے گا۔

(۵) کامل | متفاعلن چھ بار۔ اس کے عروض تین ہیں اور ضربیں نو۔

پہلا عروض تام ہے۔ اس کی تین ضربیں ہیں۔ (۱) اول تام

وَإِذَا صَحَوْتُ فَمَا أُقَصِّرُ عَنْ نَدًى وَكَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِيْ وَتَكَرُّمِيْ
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

(۲) دوم مقطوع۔ فَعِلَاتُنْ

وَإِذَا دَعَوْنَكَ عَمَّهُنَّ فَإِنَّهُ نَسَبٌ يَزِيْدُكَ عِنْدَهُنَّ خَبَالَا
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن فعلاتن

(۳) سوم اَحَذّ مُضمر ہے۔ فَعْلُنْ

لِمَنِ الدِّيَارُ بِرَامَتَيْنِ فَعَاقِلٍ دَرَسَتْ وَغَيَّرَ آيَهَا الْقَطْرُ
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن فَعْلُنْ

دوسرا عروض اَحَذّ ہے فَعِلُنْ اسکی دو ضربیں ہیں۔ (۴) اول احذ عروض کی طرح۔ فَعِلُنْ

دِمَنٌ عَفَتْ وَمَحَا مَعَالِمَهَا هَطِلٌ أَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبٌ
متفاعلن متفاعلن فَعِلُنْ متفاعلن متفاعلن فعلن

(۵) دوم احذ مضمر فَعْلُنْ

وَلَأَنْتَ أَشْجَعُ مِنْ أُسَامَةَ إِذْ دُعِيَتْ نَزَالِ وَلُجَّ فِي الذُّعْرِ
متفاعلن متفاعلن فَعِلُنْ متفاعلن متفاعلن فَعْلُنْ

تیسرا عروض مجزوء صحیح ہے۔ اسکی چار ضربیں ہیں (۶) اول مجزوء مُرَفَّل۔ متفاعلاتن۔

وَلَقَدْ سَبَقْتَهُمْ اِلَیْ ـــ ـــ ـــ یَ فَلَمْ نَزَعْتَ وَاَنْتَ اٰخِرْ
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلاتن

⑦ دوم مجزو مذال ہے مُتَفَاعِلَانْ
جَدَثٌ یَکُوْ نُ مُقَامَهٗ اَبَدًا بِمُخْتَلِفِ الرِّیَاحْ
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلانْ

⑧ سوم مجزو صحیح ۔ عروض کی طرح۔
وَاِذَا افْتَقَرْ تَ فَلَا تَکُنْ مُتَجَشِّعًا وَّتَجَمَّلِ
متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

⑨ چہارم مجزو مقطوع ہے۔ فَعِلَاتُنْ
وَاِذَاهُمْ ذَکَرُوا الْاِسَا ـــ ءَةَ اَکْثَرُوا الْحَسَنَاتِ
متفاعلن متفاعلن متفاعلن فَعِلَاتُنْ

اس بحر کے حشو میں اضمار، وقص اور خزل آتا ہے تو متفاعلن علی الترتیب مستفعلن مفاعلن، مفتعلن ہو جاتا ہے۔

⑥ بحر ہزج مفاعیلن چھ بار۔ یہ بحر وجوباً مجزو ہے تو استعمال میں صرف چار بار مفاعیلن ہوگا۔ اس کا عروض ایک ہے۔ صحیح مفاعیلن۔ اور ضربیں دو[۲]۔ ① اول صحیح مفاعیلن۔
عَفَا مِنْ اٰ لِ لَیْلَی السَّهْ ـــ ـــ بُ فَالْاَمْلَا حُ فَالْغَمْرُ
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

② دوم محذوف۔ فعولن
وَمَا ظَهْرِیْ لِبَاغِی الضَّیْ ـــ ـــ مِ بِالظَّهْرِ الذَّ لُوْلِ
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فَعُوْلُنْ

اس بحر کے اندر بطور معاقبہ قبض یعنی مفاعلن کرنا، اور کف یعنی مفاعیلُ کرنا جائز ہے۔
اور پہلے جز میں خرم، شتر اور خرب بھی ہو سکتا ہے تو علی الترتیب مفعولن، فاعلن، مفعولُ ہو جائے گا۔

⑦ رجز مستفعلن چھ بار۔ اسکے عروض چار ہیں۔ اور ضربیں پانچ۔

https://alislami.net

پہلا عروض تام ہے اس کی دو ضربیں ہیں (١) اول تام ہے۔

دَارٌ لِسَلْمَىٰ اِذْ سُلَيْمَىٰ جَارَةٌ ۔ قَفْرًا تَرَىٰ آيَاتِهَا مِثْلَ الزُّبُرْ

مستفعلن مستفعلن مستفعلن ۔ مستفعلن مستفعلن مستفعلن

(٢) دوم مقطوع ۔ مفعولن

اَلْقَلْبُ مِنْهَا مُسْتَرِيحٌ سَالِمٌ ۔ وَالْقَلْبُ مِنِّي جَاهِدٌ مَجْهُوْدٌ

مستفعلن مستفعلن مستفعلن ۔ مستفعلن مستفعلن مفعو لن

دوسرا عروض مجزو صحیح ہے (٣) اس کی ضرب بھی مجزو صحیح ہے

قَدْ هَاجَ قَلْبِي مَنْزِلٌ ۔ مِنْ اُمِّ عَمْرٍو مُقْفِرٌ

مستفعلن مستفعلن ۔ مستفعلن مستفعلن

تیسرا عروض مشطور ہے (٤) وہی اس کی ضرب ہے۔

مَا هَاجَ اَحْزَانًا وَشَجْوًا قَدْ شَجَا

مستفعلن مستفعلن مستفعلن

چوتھا عروض منہوک ہے۔ (٥) وہی اس کی ضرب ہے

يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعْ

مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ

اس بحر میں خبن، طی، اور خبل ہوتا ہے تو مستفعلن علی الترتیب مفاعلن مُفْتَعِلُنْ فَعِلَتُنْ ہو جاتا ہے۔

(٨) بحر رمل فاعلاتن چھ بار۔ اسکے عروض دو ہیں اور ضربیں چھ ہیں۔

پہلا عروض محذوف ہے۔ فاعلن اسکی تین ضربیں ہیں (١) اول تام صحیح فاعلاتن

مِثْلُ سَحْقِ الْبُرْدِ عَفَّىٰ بَعْدَكَ الْ ۔۔۔ قَطْرُ مَغْنَاهُ وَتَاوِيبُ الشَّمَالِ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

(٢) دوم مقصور ۔ فاعلاتْ

اَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّي مَالُكًا ۔ اَنَّهُ قَدْ طَالَ حَبْسِي وَانْتِظَارْ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتْ

③ سوم اپنے عروض کی طرح محذوف ۔ فاعلن

قَالَتِ الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُهَا ... شَابَ بَعْدِي رَأْسُ هٰذَا وَاشْتَهَبْ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ... فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دوسرا عروض مجزو صحیح ۔ فاعلاتن اسکی تین ضربیں ہیں ④ اول مجزو مسبغ فاعلاتان

يَا خَلِيلَيَّ ارْبَعَا وَاسْـ ... ـتَخْبِرَا رَبْعًا بِعُسْفَانْ

فاعلاتن فاعلاتن ... فاعلاتن فاعلاتان

⑤ دوم عروض کی طرح مجزو صحیح فاعلاتن

مُقْفِرَاتٌ دَارِسَاتٌ ... مِثْلُ آيَاتِ الزَّبُورْ

فاعلاتن فاعلاتن ... فاعلاتن فاعلاتن

⑥ سوم مجزو محذوف فاعلن

مَا لِمَا قَرَّتْ بِهِ الْعَيْـ ... ـنَانِ مِنْ هٰذَا ثَمَنْ

فاعلاتن فاعلاتن ... فاعلاتن فاعلن

اس بحر میں خبن، کف، اور شکل ہوتا ہے تو فاعلاتن علی الترتیب فعلاتن، فاعلاتُ فَعِلاتُ ہوجاتا ہے۔ بطور معاقبہ اس میں فاعلاتن فعلاتن یا فاعلاتُ فاعلاتن بھی جائز ہے۔

⑨ سریع مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُولَاتُ دوبار۔ اسکے عروض چار ہیں نیز ضربیں چھ۔

پہلا عروض مطوی مکسوف ۔ فاعلن ۔ اسکی تین ضربیں ہیں ① اول مطوی موقوف ۔ فاعلات

أَزْمَانُ سَلْمَى لَا يَرَى مِثْلَهَا الرْ ... رَاءُونَ فِي شَامٍ وَلَا فِي عِرَاقْ

مستفعلن مستفعلن فاعلن ... مستفعلن مستفعلن فاعلات

② دوم اپنے عروض کی طرح مطوی مکسوف فاعلن

هَاجَ الْهَوَى رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَى ... مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ

مستفعلن مستفعلن فاعلن ... مستفعلن مستفعلن فاعلن

③ سوم اصلم ۔ فَعْلُنْ

قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِيلِ الْخَنَا مَهْلًا لَقَدْ أَبْلَغْتَ أَسْمَاعِي
مستفعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فَعْلُنْ

دوسرا عروض مخبول مکسوف۔ فَعِلن (۴) اس کی ضرب بھی فَعِلن

اَلنَّشْرُ مِسْكٌ وَّالْوُجُوهُ دَنَا ...... نِيْرٌ وَّ أَطْرَافُ الْأَكُفِّ عَنَمْ
مستفعلن مستفعلن فَعِلن مستفعلن مستفعلن فَعِلُنْ

تیسرا عروض مشطور موقوف مفعولاتُ (۵) وہی اس کی ضرب ہے۔

يَنْضَحْنَ فِي حَافَاتِهَا بِالْأَبْوَالْ
مستفعلن مستفعلن مفعولاتْ

چوتھا عروض مشطور مکسوف۔ مفعولن (۶) وہی اس کی ضرب ہے۔

يَا صَاحِبَيْ رَحْلِيْ أَقِلَّا عَذْلِيْ
مستفعلن مستفعلن مفعولن

اس بحر کے حشو میں خبن، طی، خبل آتا ہے تو مستفعلن علی الترتیب مفاعلن، مُفْتَعِلُنْ، فَعِلَتُنْ ہو جاتا ہے۔

(۱۰) مُنْسَرِحْ مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن۔ دوبار۔ اس کے عروض تین ہیں اور ضربیں بھی تین۔

پہلا عروض صحیح مستفعلن (۱) اس کی ضرب مَطْوِیّ ہے۔ مُفْتَعِلُنْ

إِنَّ ابْنَ زَيْدٍ لَّا زَالَ مُسْتَعْمِلًا لِلْخَيْرِ يُفْشِيْ فِيْ مِصْرِهِ الْعُرْفَا
مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ مفتعِلُنْ

دوسرا عروض منہوک موقوف۔ مفعولاتْ (۲) وہی اسکی ضرب ہے۔

صَبْرًا بَنِيْ عَبْدِ الدَّارْ
مستفعلن مفعولاتْ

تیسرا عروض منہوک مکسوف۔ مفعولن (۳) وہی اسکی ضرب ہے

وَيْلُ امِّ سَعْدٍ سَعْدًا
مستفعلن مَفْعولن

https://alislami.net

اس بحر کے حشو میں مستفعلن مفعولاتُ میں خبن، طی اور خبل آتا ہے تو یہ علی الترتیب مفاعلن مفاعیل و مفتعلن فاعلاتُ۔ فعلتن فعلاتُ ہو جاتے ہیں۔

(۱۱) خفیف فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن۔ دو بار۔ اس کے عروض تین ہیں اور ضربیں پانچ۔ پہلا عروض صحیح۔ فاعلاتن۔ اس کی دو ضربیں ہیں (۱) اول اسی کی طرح صحیح فاعلاتن۔

حلّ أهلي ما بين دُرْ نا فبادُو ..... لا وحلّت علوية بالسخال

فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن   فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن

اس ضرب میں تشعیث بھی جائز ہے یعنی مفعولن کر دینا

ليس من مات فاستراح بميتٍ   إنما الميتُ ميتُ الأحياءِ

فاعلاتن مفاع لن فعلاتن   فاعلاتن مفاع لن مفعولن (مشعث)

إنما الميتُ من يعيشُ كئيبًا   كاسفًا بالُه قليلَ الرجاءِ

فاعلاتن مفاع لن فعلاتن   فاعلاتن مفاع لن فاعلاتن (صحیح)

(۲) دوم محذوف فاعلن۔

ليت شعري هل ثم هل آتينهم   أم يحولن من دون ذاك الردى

فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن   فاعلاتن مستفع لن فاعلن

دوسرا عروض محذوف فاعلن (۳) اس کی ضرب بھی محذوف ہے فاعلن

إن قدرنا يومًا على عامرٍ   ننتصف منه أو ندعه لكم

فاعلاتن مستفع لن فاعلن   فاعلاتن مستفع لن فاعلن

تیسرا عروض مجزو صحیح۔ اس کی دو ضربیں ہیں۔ (۴) اول اسی کے مثل۔

ليت شعري ماذا ترى   أم عمرو في أمرنا

فاعلاتن مستفع لن   فاعلاتن مستفع لن

(۵) دوم مجزو مخبون مقصور فعولن

كلّ خطبٍ إن لم تكو ..... نوا غضبتم يسير

فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن فعولن

اس بحر کے حشو میں فاعلاتن مستفع لن میں خبن، کف اور شکل آتا ہے تو یہ فعلاتن مفاع لن۔ فاعلاتُ مستفع لُ۔ فعلاتُ مفاعلُ۔ ہو سکتے ہیں۔

(١٢) مضارع مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن۔ دوبار۔ یہ بحر وجوباً مجزوء ہے۔ اس کا عروض ایک ہے صحیح اور ضرب بھی ایک ہے صحیح۔

دَعَانِیْ اِلیٰ سُعَادَا دَوَاعِیْ ھَوَیٰ سُعَادَا
مفاعیلُ فاعِ لاتن مفاعیلُ فاعِ لاتن

اس بحر کے اندر مفاعیلن میں قبض یا کف میں سے ایک ضروری ہے۔ تو یہ مفاعلن ہوگا یا مفاعیلُ۔ اس میں شتر ہو تو فاعلن اور خرب ہو تو مفعولُ ہو جائے گا۔

(١٣) مقتضب مفعولاتُ مستفعلن مستفعلن دوبار۔ یہ بحر وجوباً مجزوء ہے۔ اس کا عروض ایک ہے۔ مطوی مفتعلن۔ ضرب بھی مطوی ہے مفتعلن۔

اَقْبَلَتْ فَلَاحَ لَھَا عَارِضَانِ کَالسَّبَجِ
فاعلاتُ مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن

اس بحر کے مفعولاتُ میں خبن اور طی بطور مراقبہ جاری ہیں تو یہ مفاعیلُ ہو کر آئے گا یا فاعلاتُ۔

(١٤) مجتث مستفع لن فاعلاتن دوبار۔ یہ بحر وجوباً مجزوء ہے۔ اس کا عروض ایک ہے۔ ضرب بھی ایک۔ دونوں صحیح۔

اَلْبَطْنُ مِنْھَا خَمِیْصٌ وَالْوَجْہُ مِثْلُ الْھِلَالِ
مستفعِ لن فاعلاتن مستفعِ لن فاعلاتن

ضرب میں تشعیث بھی آتی ہے تو مفعولن ہوگا۔

لِمْ لَا یَعِیْ مَا اَقُوْلُ ذَا السَّیِّدُ الْمَامُوْلُ
مستفعِ لن فاعلاتن مستفعِ لن مفعولن

اس بحر کے مستفع لن میں خبن، کف اور شکل آتا ہے تو یہ علی الترتیب مفاع لن، مستفع لُ، مفاعِلُ ہو جاتا ہے۔ مستفع لن، فاعلاتن میں معاقبہ جائز ہے۔

https://alislami.net

(۱۵) متقارب

فعولن آٹھ بار۔ اس کے دو عروض ہیں اور چھ ضربیں ہیں۔

پہلا عروض صحیح اس کی چار ضربیں ہیں (۱) اول صحیح

فَاَمَّا تَمِیْمٌ تَمِیْمُ بْنُ مُرٍّ فَاَلْفَا هُمُ الْقَوْمُ رَوْبٰی نِیَامَا

فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

(۲) دوم مقصور۔ فعولْ

وَیَاوِیْ اِلٰی نِسْوَةٍ بَائِسَاتٍ وَشُعْثٍ مَرَاضِیْعَ مِثْلِ السَّعَالْ

فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولْ

(۳) سوم محذوف فعَلْ

وَاَرْوِیْ مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِیْصًا یُنَسِّیْ الرُّوَاةَ الَّذِیْ قَدْ رَوَوْا

فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعَلْ

(۴) چہارم ابتر۔ فعْ

خَلِیْلَیَّ عُوْجَا عَلٰی رَسْمِ دَارٍ خَلَتْ مِنْ سُلَیْمٰی وَمِنْ مَیَّهْ

فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعْ

دوسرا عروض مجزو محذوف۔ فعَلْ۔ اسکی دو ضربیں ہیں۔ (۵) اول یہی مجزو محذوف فعَلْ۔

اَمِنْ دِمْنَةٍ اَقْفَرَتْ لِسَلْمٰی بِذَاتِ الْغَضٰی

فعولن فعولن فعَلْ فعولن فعولن فعَلْ

(۶) دوم مجزو ابتر فعْ

تَعَفَّفْ وَلَا تَبْتَئِسْ فَمَا یُقْضَ یَاتِیْکَا

فعولن فعولن فعَلْ فعولن فعولن فعْ

اس بحر کے حشو میں قبض ہو تو فعولُ ہو جائے گا اور بیت کے پہلے جز میں ثلم اور ثرم ہو سکتا ہے تو فعْلُنْ اور فعْلُ ہو جائے گا۔ اس بحر کے پہلے عروض میں بھی حذف بطور زحاف آسکتا ہے۔

https://alislami.net

(۱۶) متدارک

فاعلن آٹھ بار۔ اس کے عروض دو ہیں اور ضربیں چار۔

پہلا عروض تام (۱) اسکی ضرب بھی تام

جَاءَ نَا عَامِرٌ سَالِمًا صَالِحًا بَعْدَ مَا كَانَ مَا كَانَ مِنْ عَامِرِ

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

دوسرا عروض مجزو صحیح۔ اسکی تین ضربیں ہیں (۲) اول مجزو مخبون مرفل۔ فَعِلَاتُنْ

دَارُ سُعْدَىٰ بِشَحْرِ عُمَانِ قَدْ كَسَاهَا الْبِلَىٰ الْمَلَوَانِ

فاعلن فاعلن فَعِلَاتُن[ل] فاعلن فاعلن فَعِلَاتُنْ

(۳) دوم مجزو مذال۔ فاعلانْ

هٰذِهٖ دَارُهُمْ أَقْفَرَتْ أَمْ زَبُورٌ مَحَتْهَا الدُّهُورْ

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلانْ

(۴) سوم مجزو صحیح

قِفْ عَلَىٰ دَارِهِمْ وَابْكِيَنْ بَيْنَ أَطْلَالِهَا وَالدِّمَنْ

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

اس بحر میں خبن اچھا ہے۔

كُرَةٌ طُرِحَتْ بِصَوَالِجَةٍ فَتَلَقَّفَهَا رَجُلٌ رَجُلٌ

فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن فَعِلُن

اسکے حشو میں قطع جائز ہے۔

مَالِي مَالٌ إِلَّا دِرْهَمْ أَوْ بِرْذَوْنِي ذَاكَ الْأَدْهَمْ

فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن فَعْلُن

کسی بیت میں خبن و قطع جمع بھی ہو جاتے ہیں۔

ل یہ عروض دراصل مجزو صحیح ہے تصریع کی وجہ سے مخبون مرفل ہوگیا، تصریع کا بیان آگے ہے ۱۲

شَحْر وشِحْر عُمان۔ ساحل البحر بین عمان وعدن ۱۲

https://alislami.net

زُمَّتْ اِبِلُ لِلْبَیْنِ ضُحًی
فَعْلُنْ فَعِلُنْ فَعْلُنْ فَعِلُنْ

فِیْ غَوْ دِرَتِہَا مَہْ قَدْ سَلَکُوْا
فَعْلُنْ فَعِلُنْ فَعْلُنْ فَعِلُنْ

القاب ابیات وانواع وغیرہ

تام ۔ وہ نوع ہے جس میں دائرے کے تمام اجزا بغیر کسی کمی کے موجود ہوں اور اس کے عروض وضرب میں حشو کی طرح زحافات جائز اور علل ممنوع ہوں جیسے کامل، رجز اور متدارک کی پہلی نوعیں

وافی :۔ وہ ہے جس میں دائرے کے تمام اجزا کچھ نقص کے ساتھ موجود ہوں جیسے طویل ۔

مجزو :۔ جس کے عروض وضرب ساقط ہوں ۔

مشطور :۔ جس کا نصف ساقط ہو ۔

منہوک :۔ جس کے دو تہائی اجزا ساقط ہوں ۔

مُصمَت یا مُرسَل :۔ وہ بیت ہے جس کا عروض حرف روی میں ضرب کے مخالف ہو ۔ جیسے عموماً قصائد میں مطلع کے بعد ہوتا ہے ۔

مُصَرَّع :۔ وہ بیت ہے جس کے عروض میں کچھ زیادتی یا کمی کر دی جائے تاکہ ضرب کے ہم وزن اور ہم قافیہ ہو جائے ۔ جیسے بحر طویل میں ۔

قِفَانَبْکِ مِنْ ذِکْرٰی حَبِیْبٍ وَّعِرْفَانٖ
مفاعیلن

وَرَبْعٍ خَلَتْ اٰیَاتُہٗ مُنْذُ اَزْمَانٖ
مفاعیلن

اَتَتْ حِجَجٌ بَعْدِیْ عَلَیْہَا فَاَصْبَحَتْ
مفاعلن

کَخَطِّ زَبُوْرٍ فِیْ مَصَاحِفِ رُھْبَانٖ
مفاعیلن

مقفّٰی :۔ وہ عروض وضرب جو بغیر کسی تبدیلی کے یکساں ہوں ۔ جیسے

قِفَانَبْکِ مِنْ ذِکْرٰی حَبِیْبٍ وَّمَنْزِلٖ
مفاعلن

بِسِقْطِ اللِّوٰی بَیْنَ الدَّخُوْلِ فَحَوْمَلٖ
مفاعلن

عروض :۔ مصرع اول کا آخری رکن ۔ کسی بحر میں زیادہ سے زیادہ چار عروض ہیں جیسے رجز میں ۔ کل عروض چھتیس ہیں ۔ یہ لفظ عربی میں مونث اردو میں مذکر ہے ۔

https://alislami.net

ضرب :- مصرعِ ثانی کا آخری رکن ۔ کسی بحر میں اس کی انتہائی تعداد نو ہے ۔ جیسے کامل میں ۔ کل ضربیں ۶۳ تریسٹھ ہیں ۔ یہ لفظ عربی میں مذکر ، اردو میں مؤنث ہے ۔

ابتدا :- ہر وہ جز جو اول بیت ہو اور اس میں ایسا تغیر ہو سکتا ہو جو اس کے حشو میں جائز نہیں ۔ جیسے طویل ، وافر ، ہزج ، مضارع ، متقارب کا پہلا جز جس میں خرم جائز ہے ۔ اور باقی حشو میں جائز نہیں ۔

اعتماد :- وہ حشوی جز جس میں ایسا زحاف ہوا ہو جو اس جز کے ساتھ خاص نہیں ۔

فصل :- وہ عروض جو صحت و علت میں حشو کے مخالف ہو ۔

غایت :- وہ ضرب جو صحت و علت میں حشو کے مخالف ہو ۔

موفور :- وہ جز جس میں خرم جائز ہو مگر بالفعل سلامت رہ گیا ہو ۔

سالم :- وہ جز جس میں زحاف جائز ہو مگر بالفعل سلامت رہ گیا ہو ۔

صحیح :- وہ عروض و ضرب جو ان تغیرات سے سالم ہوں جو حشو میں واقع نہیں ہوتے مثلاً قصر و تذییل سے سالم ہوں ۔

مُعَرّیٰ :- وہ ضرب ہے جس میں علت زیادت (مثلاً تذییل) جائز ہو مگر بالفعل واقع نہ ہو ۔

عِلمُ القافیہ

علم القافیہ :- ایسے اصول کا علم جن سے اواخر شعر کے احوال معلوم ہوں حرکت و سکون اور ان کے لزوم و جواز ، اور فصاحت و قباحت کی حیثیت سے ۔

موضوع :- قافیہ بحیثیت مذکورہ ۔

فائدہ :- صحیح و فاسد قوافی میں تمیز ۔

واضع :- امرء القیس کا ماموں مہلہل بن ربیعہ متوفی ۵۳۱ء تخمیناً ۔

قافیہ :- بیت کے آخر میں دو ساکن سے پہلے جو متحرک ہو اس سے اخیر بیت تک قافیہ ہے ۔

اقسام قافیہ :- (باعتبار حرکات) پانچ ہیں ۔ متکاوس ، متراکب ، متدارک ، متواتر ، مترادف ۔

(۱) متکاوس :- وہ قافیہ ہے جس کے دونوں ساکن کے درمیان پے در پے چار حرکات ہوں

https://alislami.net

جیسے ع فَوَلَّتْ بِهٖ اِلَى الْحُضَيْضِ قَدَمُهٗ

(۲) متراکب :۔ وہ قافیہ ہے جسکے دونوں ساکن کے درمیان تین حرکات ہوں ۔ جیسے ۔ ع

سَلْ فِي الظَّلَامِ اَخَاكَ الْبَدْرَ عَنْ سَهَرِيْ (بسیط)

(۳) متدارک :۔ وہ قافیہ ہے جسکے دونوں ساکن کے درمیان دو حرکتیں ہوں ۔ جیسے ع

يَا لَهٗ دِرْعًا مَنِيْعًا لَوْ جُمِدْ (رمل)

(۴) متواتر :۔ وہ قافیہ ہے جس کے دونوں ساکن کے درمیان ایک حرکت ہو ۔ جیسے ع

سَمِعْتُ بِاُذُنِيْ رَنَّةَ السَّهْمِ فِيْ قَلْبِيْ (طویل)

(۵) مترادف :۔ وہ قافیہ ہے جس کے دونوں ساکن جمع ہوں ۔ جیسے ع

اَلْبُخْلُ خَيْرٌ مِنْ سُؤَالِ الْبَخِيْلْ (سریع)

تنبیہ :۔ ایسا نہیں ہے کہ ہر قصیدہ صرف ایک قافیہ پر مشتمل ہو بلکہ ایک قصیدہ میں متدارک اور متراکب جمع ہو سکتے ہوں ، اگر وتد مجموع ایسے جز کا آخر ہو جس میں طی (حذف الساکن الرابع) جائز ہو جیسے بحر بسیط مجزو اور رجز کی ضربیں (مُسْتَفْعِلُنْ سے مُفْتَعِلُنْ) یا خزل (طی مع اسکان المتحرک الثانی) جائز ہو جیسے کامل ہیں ۔ (مُتَفَاعِلُنْ سے مُفْتَعِلُنْ) یا خبن جائز ہو جیسے رمل محذوف ، خفیف محذوف اور بحر خبب یعنی متدارک میں (فَاعِلُنْ سے فَعِلُنْ) متدارک و متراکب کے ساتھ متکاوس بھی جمع ہو سکتا ہے اگر وتد مجموع میں خبل (طی مع الخبن) جائز ہو ۔ جیسے بسیط مجزو اور رجز مجزو کی ضرب میں (مُسْتَفْعِلُنْ سے فَعِلَتُنْ)

حروف قافیہ :۔ چھ ہیں ۔ روی ، وصل ، خروج ، ردف ، تاسیس ، دخیل ۔

(۱) روی :۔ وہ حرف ہے جس پر قصیدے کی بنا ہو اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہو ۔ جیسے لام امرء القیس کے قصیدہ لامیہ میں ۔

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيْبٍ وَّمَنْزِلِ

(۲) وصل :۔ وہ حرف ہے جو حرکت روی کے اِشباع (بڑھانے) سے پیدا ہو ۔ یا وہ ھا ہے جو روی کے بعد آئے ۔

(۱) اَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَا (وافر)

https://alislami.net

(۲) یَا مَنْ یُرِیْدُ حِیَانَةً لِرِجَالِهٖ (کامل)

(۳) **خروج**:- وہ حرف لین ہے جو ہاء وصل سے پیدا ہو۔ جیسے۔ ع

عَفَتِ الدِّیَارُ مَحِلُّهَا فَمُقَامُهَا (کامل)

روی۔ وصل خروج

(۴) **رِدف**:- وہ حرف مد ہے جو روی سے پہلے ہو۔ جیسے۔ ع

لَا خَیْلَ عِنْدَكَ تُهْدِیْهَا وَلَا مَالُ (بسیط)

ردف۔ روی

(۵) **تاسیس**:- وہ الف ہے جو روی سے پہلے ہو اور دونوں کے بیچ میں ایک حرف ہو۔ الفِ تاسیس کلمۂ روی سے ہونا ضروری ہے دوسرے کلمہ سے صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب روی ضمیر یا ضمیر کا جز ہو۔

(۶) **دخیل**:- وہ حرف متحرک جو تاسیس اور روی کے درمیان فاصل ہو۔ جیسے ع

یَا نَخْلُ ذَاتَ السِّدْرِ وَالْجُدَّاوِلِ (کامل)

تاسیس دخیل روی

حرکاتِ قافیہ چھ ہیں۔ مجریٰ[۱]، نفاذ[۲]، حذو[۳]، رس[۴]، اشباع[۵]، توجیہ[۶]

(۱) **مجریٰ**:- روی مطلق (یعنی متحرک) کی حرکت جیسے باءِ عِتَابَا کی حرکت۔

(۲) **نفاذ**:- ہائے وصل کی حرکت۔ جیسے ہاءِ مُقَامُهَا کی حرکت۔

(۳) **حذو**:- ماقبلِ ردف کی حرکت جیسے میمِ مَالُ کی حرکت۔

(۴) **رس**:- ماقبل تاسیس کی حرکت جیسے دالِ جَدَاوِل کی حرکت۔

(۵) **اشباع**:- دخیل کی حرکت جیسے واوِ جدَاوِل کی حرکت۔

(۶) **توجیہ**:- روی مقید (ساکن) کے ماقبل کی حرکت جیسے قافِ قَطْ کا فتحہ مصرع ذیل میں۔ ع

جَاءُوْا بِمَذْقٍ هَلْ رَأَیْتَ الذِّئْبَ قَطْ (رجز)

اقسامِ قافیہ (باعتبار حروف) نو[۹] ہیں۔ چھ[۶] قافیہ مطلقہ۔ تین[۳] مقیدہ۔

اس لئے کہ روی اگر مطلق یعنی متحرک ہے تو ردف و تاسیس سے مجرد[۱] ہوگا یا مردوف[۲]

یا مؤسس۳۔ اور بہر صورت موصول۱ باللین ہوگا یا موصول۲ بالہاء۔ اور اگر روی مقید یعنی ساکن ہے تو مجرد۱ ہوگا یا مردوف۲ یا مؤسس۳۔ اس طرح مطلقہ کی چھ اور مقیدہ کی تین کل نو قسمیں ہو جائیں گی۔

مطلقہ مجردہ موصولہ۱ باللین ہے

حمدت الٰہی بعد عروۃ اذ نجا ۔۔۔ خراش وبعض الشر اھون من بعض (طویل)

مطلقہ مجردہ موصولہ۲ بالہاء ہے

الا فتیٰ لاقی العلا بھمہ ۔۔۔ لیس ابوہ بابن عم امہ (رجز)

مطلقہ مردوفہ موصولہ۳ باللین ہے

الا قالت بثینۃ اذ رأتنی ۔۔۔ وقد لا تعدم الحسناء ذاما (وافر)

مطلقہ مردوفہ موصولہ۴ بالہاء ہے

عفت الدیار محلہا فمقامہا ۔۔۔ بمنیٰ تابد غولہا فرجامہا (کامل)

مطلقہ مؤسسہ۵ موصولہ باللین ہے

کلینی لہم یا امیمۃ ناصب ۔۔۔ ولیل اقاسیہ بطیء الکواکب (منسرح)

مطلقہ مؤسسہ۶ موصولہ بالہاء ہے

فی لیلۃ لا نری بہا احدا ۔۔۔ یحکی علینا الا کواکبہا (منسرح)

مقیدہ۷ مجردہ ہے

اتہجر غانیۃ ام تلم ۔۔۔ ام الحبل واہ بہا منجذم (متقارب)

مقیدہ۸ مردوفہ ہے

لا یغرن امرء عیشہ ۔۔۔ کل عیش صائر للزوال (مدید)

مقیدہ۹ مؤسسہ ہے

وغررتنی وزعمت ان ۔۔۔ نک لابن فی الصیف تامر (کامل)

عیوب قافیہ:۔ سات ہیں۔ ایطاء۱، تضمین۲، اقواء۳، اصراف۴، اکفاء۵، اجازہ۶، سناد۷۔

(۱) ایطاء:۔ کلمۂ روی کو (بغیر سات اشعار کا فصل کئے) لفظاً و معنیً دوبارہ لانا۔

https://alislami.net

مثال: نابغہ ؎ وواضعِ البیتِ فی خرسا مُظلِمَۃٍ ۔۔۔ تُقَیِّدُ العیرَ لایسری بہا السّاری (بسیط)

لَا یُخفَضُ الرِزُّ عن ارضٍ اَلَمَّ بہَا ۔۔۔ وَلَا یَضِلُّ علیٰ مِصْبَاحِہِ السّارِیْ

(۲) تضمین :- بیت کے قافیہ کو مابعد پر معلق کرنا۔ مثال :- نابغہ ؎

وھم وردوا الجِفارَ علیٰ تمیم ۔۔۔ وھم اصحابُ یومِ عُکاظَ اَنّیْ

شہدتُ لہم مواطنَ صادقاتٍ ۔۔۔ شہدن لھم بحسنِ الظَّنِّ مِنّیْ (وافر)

(۳) اقوار :- مجریٰ کا مختلف ہونا کسرہ وضمہ میں۔ مثال :- حضرت حسان ؎

لَا باسَ بالقومِ مِن طولٍ وّمِنْ قِصَرٍ ۔۔۔ جسمُ البغالِ واحلامُ العصافیرِ

کانھم قصبٌ جُوفٌ اسافِلہ ۔۔۔ مُثقَّبٌ نُفِخَتْ فِیْہِ الاعاصیرُ (بسیط)

(۴) اِصراف :- (اصراف) مجریٰ کا مختلف ہونا فتحہ وغیر فتحہ میں۔ مثال :-

اَرَیتکَ اِن منعتَ کلامَ یحیٰ ۔۔۔ اَتمنعنی عَلیٰ یحییٰ البُکاءَ (وافر)

فَفِیْ طرفی علیٰ یحییٰ سُھادٌ ۔۔۔ وفی قلبی علیٰ یحیی البکاءُ

(۵) اِکفار :- روی کا مختلف ہونا قریب المخارج حروف میں۔ مثال :-

بَناتُ وُطَاءٍ عَلیٰ خَدِّ اللَّیلُ ۔۔۔ لَا تَشْتَکِیْنَ عَمَلًا مَا اَنقَیْنَ (سریع مطوی موقوف)

(۶) اجازہ :- روی کا مختلف ہونا بعید المخارج حروف میں۔ مثال :-

اَلَاھَلْ تَرَیٰ اِنْ لَمْ تَکُنْ اُمُّ مَالِکٍ ۔۔۔ بملکِ یدی اَنَّ الکِفاءَ قلیلُ (طویل)

رَأَیٰ مِنْ خَلِیْلَیْہِ جَفَاءً وَّغِلْظَۃً ۔۔۔ اذا قام یبتاعُ القلوصَ ذمیم

(۷) سناد :- ان حروف وحرکات میں اختلاف ہونا جن کی رعایت قبل روی کی جاتی ہے۔ سناد کی پانچ قسمیں ہیں: سناد الردف[1]، سناد التاسیس[2]، سناد الاشباع[3]، سناد الحذو[4]، سناد التوجیہ[5]۔

(۱) سناد الرِّدف :- ایک بیت میں ردف ہونا دوسری میں نہ ہونا۔ مثال :- حضرتِ حسان

اِذا کنت فی حَاجَۃٍ مُّرسِلًا ۔۔۔ فارسل حکیمًا وّلا توُصِہٖ

واِن نابَ امرٌ علیکَ التوَیٰ ۔۔۔ فشاوِرْ لبیبًا وّلا تعْصِہٖ

(۲) سِناد التاسیس:- ایک بیت میں تاسیس ہونا دوسری میں نہ ہونا۔ مثال:- عجّاج

؎ یَا دَارَ مَیَّةَ اسْلَمِی ثُمَّ اسْلَمِی ‏ ‏ ‏ فَخِنْدِفٌ هَامَةُ هٰذَا الْعَالَمِ (رجز مشطور)

(۳) سِناد الاشباع:- اشباع (حرکت دخیل) کا مختلف ہونا۔ مثال:- نابغہ

؎ وهم طردوا منها بَلِيًّا فَأَصْبَحَتْ ‏ ‏ ‏ بَلِيٌّ بِوَادٍ من تهامة غَائِرِ (طویل)

وهم منعوها من قضاعة كلها ‏ ‏ ‏ ومِن مُضَرَ الحمراء عند التَّغَاوُرِ

(۴) سِناد الحَذْو:- حذو (ماقبل ردف کی حرکت) کا مختلف ہونا۔ مثال:-

لقد الجَ الخِبَاءُ على جوارٍ ‏ ‏ ‏ كَأَنَّ عيونهنَّ عيونُ عِيْنِ (وافر)

كَأَنِّي بين خافيتَيْ عُقَابٍ ‏ ‏ ‏ يريدُ حمامةً في يوم غَيْنِ

(۵) سِناد التوجیہ:- روی مقید (ساکن) کے ماقبل کی حرکت کا مختلف ہونا۔

رؤبہ ؎ وقاتم الاعماق خاوی المخترَق ‏ ‏ ‏ الَّفَ شتی لیس بالراعی الحَمِق

شذّابةً عنها شذى الرُّبَعِ السُّحُق (رجز مشطور)

تنبیہ:- ان عیوب میں سے ایطاء، تضمین اور سناد مولدین کے نزدیک جائز ہے باقی نہیں اور ان میں سب سے بڑا عیب اجازہ ہے پھر اکفاء پھر اصراف پھر اقواء۔

تمت الرسالة في علمي العروض والقوافي جمعت فيها من "الكافي" للعلامة ابي العباس احمد بن شعيب القنائي المتوفى سنة ٨٥٩ھ ما لا بد منه للمبتدئين واضفت اليه فوائد وتوضيحات يحتاج اليها كثير من المنتهين جعلها الله تعالى نافعة كافية للمحصلين - وما توفيقي الا بالله عليه توكلت واليه أنيب وصلى الله تعالى وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد خير البرية وعلى اله وصحبه أولى النفوس الزكية - يوم الاثنين ١٣/٢/١٤٠١ھ - ٢٢/١٢/١٩٨٠ء

محمد احمد الاعظمی المصباحی

https://alislami.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ حامداً و مصلیاً

ترجمہ اشعار

① بحر طویل ۱۔ اے ابو منذر ! میرا نامہ تو پر فریب تھا میں نے خوش دلی سے اپنا مال اور اپنی عزت تمہارے حوالہ نہیں کی ہے۔

۲۔ عنقریب زمانہ تمہارے سامنے وہ باتیں ظاہر کر دے گا جن سے تم بے خبر تھے اور تمہارے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تم نے (خبر گیری کے لیے) توشہ دے کر بھیجا بھی نہ تھا۔

۳۔ اے بنی نعمان ! ہماری طرف سے اپنے سینے (کینے سے پاک اور) سیدھے رکھو ورنہ تمھیں ذلیل ہو کر (ہماری تلواروں کے لیے) اپنے سر سیدھے کرنا پڑے گا۔

فائدہ فعولن میں قبض حسن ہے اور اول بیت میں ثلم وثرم قبیح ہیں۔ مفاعیلن میں قبض صالح ہے اور کف خلیل کے نزدیک قبیح، اخفش کے نزدیک قبض سے بہتر ہے۔

② بحر مدید ۱۔ اے بنی بکر ! کلیب کو زندہ کرو۔ اے بنی بکر کہاں ؟ ہم سے فرار کہاں ؟

۲۔ ہرگز کسی انسان کو اس کی زندگی فریب میں نہ ڈالے، ہر حیات کا انجام زوال ہے۔

۳۔ یقین رکھو کہ میں تمہارا نگہبان ہوں خواہ میں حاضر رہوں یا غائب۔

۴۔ ذلفا اپنے عارض کی سرخی و تابندگی میں (اس) یاقوت (کی طرح) ہے جو کسی تاجر کے تھیلے سے نکالا گیا ہو۔

۵۔ جوان کے پاس ایک عقل ہوتی ہے جس کے سہارے وہ زندگی گزارتا ہے جہاں بھی اس کی ساق کو اس کا قدم لے جائے۔

۶۔ رمق (ن) دیر تک اور لگاتار دیکھنا۔ قضم (سمع سے افصح ہے) دانتوں سے چبانا

ہندی بمعنی عُودِ ہندی ۔ اگر کی لکڑی جو خوشبو کے لیئے جلائی جاتی ہے ۔ غار ایک دوسرا پودا جس کی لکڑی خوشبو کے لیے جلائی جاتی ہے ۔ اس کے قبل و بعد کے اشعار کو سامنے رکھا جائے تو صحیح معنی کی تعیین میں آسانی ہوگی ۔ وہ کہتا ہے :

یا لُبَینَی اَوْقِدِی النارا	فالذی تہوِیْنَ قد حارا
ربّ نارٍ بِتُّ ارمُقہا	تقضم الہندیَّ والغارا
عند ھا ظبی یُؤَجِّجھا	عاقدٌ فی الجِیدِ تِقصارا
شادنٌ فی عینہ حَوَر	و تخالُ الوجہ دینارا

لُبَینَیٰ ۔ لبنٰی کی تصغیر ، محبوبہ کا نام ۔ تِقصار بکسر تا ۔ ہار ۔ شادن نوخیز ہرن حَوَر آنکھ کے ڈیلے کی سپیدی اور سیاہی کا تیز ہونا ۔ اسی سے حَوراء ہے جس کی جمع حُور ہے ۔

ترجمہ :- (۱) اے لبینی آگ جلا تاکہ اس کی روشنی میں تجھے دیکھ سکوں اس لئے کہ جسے تو چاہتی ہے وہ (تاریکی کے باعث) حیرت زدہ ہے (۲) بارہا ایسا ہو چکا ہے کہ ایسی جلتی آگ دیکھتے دیکھتے میں نے رات بسر کر دی جس پر خوشبو کے لئے اگر اور غار کی لکڑیاں ڈال دی گئی تھیں اور وہ آگ انھیں اپنا لقمہ بنائے جاتی (۳) اس آگ کے پاس گلے میں ہار پہننے والا ایک ہرن موجود ہوتا جو اسے شعلہ زن رکھتا ۔ وہ ایسا نوخیز ہرن ہوتا جس کی آنکھوں کی سیاہی و سپیدی تیز ہوتی اور اس کا چہرہ زردی و خوش نمائی میں یہ سمجھو کہ کوئی دینار ہے ۔

کہا گیا کہ نار سے نارِ حرب ، ہندی سے سیفِ ہندی اور غار سے وہ درخت مراد ہے جس کی لکڑی سے لچک دار نیزے بنتے اور مطلب یہ ہے کہ بارہا شمشیر و سنان کو لقمہ بنانے والی آتشِ جنگ کا نظارہ کرتے ہوئے میں نے رات گزار دی ہے ___ مگر سیاق و سباق سے یہ معنی مناسبت نہیں رکھتا اس لئے کہ آتشِ جنگ بھڑکانا مردوں کا کام ہے عورتوں کا نہیں جبکہ خطاب لبینی سے ہے ۔

فوائد (۱) اس بحر میں خَبْن حسَن ہے کف صالح ، اور شکل قبیح ہے ۔

https://alislami.net

(۲) جو زحافات اس بحر کے حشو میں ہو سکتے ہیں وہ اس کے پہلے عروض فاعلاتن میں بھی ہو سکتے ہیں۔ اور پہلی ضرب میں صرف خبن ہو سکتا ہے۔ بقیہ عروض و ضرب میں زحافات نہیں ہو سکتے۔ ہاں دوسرے عروض کی پہلی ضرب مقصور فاعلاتُ میں اخفش نے خبن جائز بتایا ہے اور خلیل نے ممنوع کہا ہے۔

(۳) اخفش نے دوسرے عروض کی ایک صحیح ضرب بھی حکایت کی ہے جو شاذ ہے۔ (۴) حشو کے اندر فاعلاتن کے نون اور فاعلن کے الف میں معاقبہ ہے یعنی بیک وقت دونوں ساقط نہ ہوں گے اسی طرح پہلے مصرع کے آخری فاعلاتن کے نون اور دوسرے مصرع کے پہلے فاعلاتن کے الف میں بھی معاقبہ ہے۔

(۳) بحر بسیط

۱۔ بنی حارث نے زُہیر بن ابی سُلمیٰ کی قوم پر تاخت کر کے ان کے مال و متاع لوٹ لئے اسی میں زہیر کے اونٹوں کو بھی مع چرواہے کے ہانک لے گئے۔ زہیر کا یہ شعر اسی سے متعلق ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ میرے اونٹ اور چرواہے واپس کر دو۔ اس نے کہا تھا کہ اگر واپس نہ کیا تو سارے عرب میں تمھاری ہجو عام کر دوں گا مگر وہ نہ مانے یہاں تک کہ زہیر نے ان کی ہجو کہی، تو جو لے گئے تھے سب واپس کیا۔

ترجمہ: اے بنی حارث یہ نہیں ہونا چاہئے کہ مجھے تمھاری جانب سے ایسی عظیم آفتِ ناگہاں میں ڈالا جائے جس کا مجھ سے پہلے نہ کسی بادشاہ نے سامنا کیا نہ رعایا نے

۲۔ میں متفرق اوقات و مقامات میں برپا ہونے والی جنگ اور غارت گری میں شریک رہتا ہوں اس حال میں کہ ایک کم بال، ہلکے چہرے، لمبے اور متناسب جسم والا گھوڑا اپنے اوپر مجھے سوار کئے ہوتا ہے۔

۳۔ بنی تمیم میں سے سعد بن زید اور عمرو نامی قبیلوں نے جس مکر و فریب کا خیال باندھا اس پر ہم نے ان دونوں کی مذمت کی۔

۴۔ میرا اس منزل پر ٹھہرنا کیا؟ جو مکینوں سے خالی اور زمین کے برابر ہو گئی ہے نشانات مٹ چکے ہیں، کچھ بات بھی نہیں کر سکتی

https://alislami.net

۵۔ ساتھ ساتھ چلو، تمہارے وعدے کا وقت و مقام تو روزِ سہ شنبہ بطن وادی ہے (اس سے قبل قتال کا خوف نہ کرو۔)

۶۔ هيّج، برانگیختہ کیا، من اطلال، ما کا بیان جو اسم موصول یا اسم موصوف ہے۔ اطلال، طلل کی جمع نشانات جو گھر گرنے کے بعد باقی رہ جائیں۔ قفار، قفر کی جمع بمعنی خالی و بے آب وگیاہ۔ وحی (ض) بمعنی کتابت و اشارہ۔

گھر کے جن باقی ماندہ نشانات نے شوق برانگیختہ کر دیا۔ وہ اب مکینوں سے خالی اور لکھنے والے کی تحریر کی طرح (دھندلے) ہو گئے ہیں۔

فائدہ (۱) اس بحر کے فاعلن حشو میں خبن حسن ہے۔ اور پہلے دوسرے مصرع کے مستفعلن اول میں بھی حسن ہے دیگر میں صالح اسی طرح اس میں طی بھی صالح ہے اور خبل قبیح ہے۔

(۲) یہ زحافات اذالہ والی ضرب میں بھی آتے ہیں۔ اور خبن وطی عروض مجزو صحیح اور اس کی ضرب صحیح میں بھی آتے ہیں اور خبن اس کی ضرب مقطوع میں اسی طرح عروض مجزو مقطوع اور اس کی ضرب میں بھی آتا ہے تو شعر کو مخلع اور مکبول کہا جاتا ہے۔

(۴) وافر ۱۔ ہمارے پاس زیادہ دودھ والی بہت سی بکریاں ہیں جن کو ہم چلاتے ہانکتے رہتے ہیں ان میں سے سن رسیدہ اور بڑی بڑی بکریوں کے سینگ عصا معلوم ہوتے ہیں۔

۲۔ بنی ربیعہ کو معلوم ہے کہ تیری رسّی (عہد و تعلق) کمزور اور بوسیدہ ہے۔

فائدہ اس شعر میں لفظ "اَنَّ" کا ایک حصہ پہلے مصرع میں باقی دوسرے مصرع میں ہے ایسے شعر کو مُدَرّج، مُداخَل، مُدَوَّر کہا جاتا ہے ایسا بحر خفیف کے عروض میں زیادہ ہوتا ہے۔ ہزج وغیرہ چھوٹی بحروں میں یہ مستحسن ہے۔

۳ میں اسے عتاب کرتا ہوں تو مجھ پر غضب ناک ہوتی ہے اور اسے حکم دیتا ہوں تو نافرمانی کرتی ہے (بطور لف ونشر مرتب)

https://alislami.net

فائدہ

① اس بحر کے حشو میں عصب حسن ہے، عقل صالح، نقص قبیح اور عروض و ضرب میں یہ سب جائز نہیں، ہاں دوسرے عروض میں عصب ہو سکتا ہے اور ایک قول پر عقل بھی روا ہے۔ پہلے جز میں خرم قبیح ہے۔ مفاعلتن جب عصب سے مفاعیلن ہو جائے تو ی اور ن میں معاقبہ ہے، بیک وقت دونوں کا حذف جائز نہیں۔

② اگر کسی شعر میں اس بحر کی قسم مجزو کے تمام اجزا عقل کی وجہ سے مفاعلن ہو جائیں تو رجز مجزو مخبون سے اشتباہ ہو جاتا ہے اگر قصیدہ میں کوئی رکن مفاعلتن کے وزن پر مل جائے تو وافر ہونا متعین ہو جائے گا یا کوئی رکن مستفعلن کے وزن پر مل جائے تو رجز ہونا متعین ہو جائے گا ورنہ اخف پر محمول ہونا راجح ہو گا۔ اور اخف یہ ہے کہ رجز ہو اس لئے کہ مستفعلن کو مفاعلن بنانے میں ساکن کا حذف ہے اور مفاعلتن کو مفاعلن کرنے میں متحرک کا حذف ہے اور حذفِ ساکن، حذفِ متحرک سے بلاشبہہ اخف ہے۔

اسی طرح اگر کسی شعر میں قسم مجزو کے تمام اجزا عصب کی وجہ سے مفاعیلن کی صورت میں ہوں تو ھَزَج سے اشتباہ ہو گا، اگر قصیدہ میں کوئی جز مفاعلتن کے وزن پر مل جائے تو وافر ہونا متعین ہو گا ورنہ ھَزَج ہونا راجح ہے اس لئے کہ اس میں مفاعیلن اصلی ہے اور وافر میں مُزاحف ہے۔

⑤ کامل

۱۔ یہ شعر عَنتَرہ بن شدّاد کے معلقہ کا ہے۔ اس سے پہلے یہ ہے۔

فَاِذَا شَرِبتُ فَاِنَّنِی مُستَہلِکٌ ٭ مَالِی وَعِرضِی وَافِرٌ لَم یُکلَمِ

ترجمہ:۔ جب میں پی لیتا ہوں تو مال خوب لٹاتا ہوں مگر آبرو سلامت رہتی ہے مجروح نہیں ہوتی۔

اور جب ہوش میں آتا ہوں تب بھی بخشش میں کوتاہی نہیں کرتا اور دیگر عادات اور بزرگی و شرف کا حال وہی ہے جو تجھے معلوم ہے۔

https://alislami.net

۲- یہ شعر جریر کی ہجو میں اخطل کے ایک طویل قصیدے کا ہے۔

ترجمہ:- جب وہ عورتیں تجھے اپنا چچا کہہ کر پکاریں تو یہ ایک ایسی نسبت ہے جس سے ان کے نزدیک تیری حقارت اور تجھ سے بے اعتنائی اور زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔

۳- رامتین پھر عاقل میں کس کے گھر ہیں جو مٹ گئے ہیں اور بارش نے ان کی علامات کو بھی بدل ڈالا ہے (جن کے ذریعہ ان تک رسائی ہوتی تھی۔)

۴- گھروں کے بچے کھچے حصے جو ختم ہو گئے اور ان کی علامات کو زوردار، کثیر بارش اور موسم گرما کی غبار آلود گرم ہوا نے مٹا ڈالا۔

فائدہ بحر کامل کا بحر سریع اور بحر رجز سے کئی طرح اشتباہ ہو جاتا ہے:۔

(۱) کامل کی چوتھی نوع کے تمام حشوی اجزا میں اضمار ہو اور سریع میں عروض وضرب مخبول مکسوف ہوں تو دونوں کا وزن مستفعلن مستفعلن فعلن ہو جائے گا۔

(۲) کامل کی اس نوع کے تمام اجزا میں وقص اور سریع مذکور کے اجزا میں خبن ہو تو دونوں کا وزن مفاعلن مفاعلن فعلن ہو جائے گا۔

(۳) کامل کی اس نوع کے تمام اجزا میں خزل اور سریع مذکور کے اجزا میں طی ہو تو دونوں کا وزن مفتعلن مفتعلن فعلن ہو جائے گا۔

ان صورتوں میں اگر قصیدے کے کسی جز سے کسی ایک بحر کی تعیین ہو جائے تو حکم واضح ہے ورنہ کامل مانی جائے گی اس لئے کہ ان صورتوں میں کامل ماننے پر عروض وضرب میں صرف حذذ کا عمل ہو گا جو حسن ہے اور سریع ماننے پر عروض وضرب میں خبل وکسف کا عمل ہو گا اور خبل بھی دیگر زحافات مرکبہ کی طرح قبیح ہے۔

(۴) بحر کامل کے اجزا میں اِضمار ہو تو رجز سے اشتباہ ہو گا۔

(۵) (۶) اگر کامل میں وقص اور رجز میں خبن ہو یا کامل میں خزل، اور رجز میں طی ہو تو بھی اشتباہ ہو گا۔

ان صورتوں میں اگر قصیدہ کے اندر کوئی جز متفاعلن کے وزن پر مل جائے

https://alislami.net

تو کامل ہونا متعین ہے اور اگر کوئی ایسا تغیر ملے جو کامل میں نہیں ہو سکتا جیسے خبل تو رجز ہونا متعین ہے ورنہ اسے رجز مانا جائے گا۔

اس لئے کہ اگر تمام اجزا مستفعلن کے وزن پر ہیں تو یہ رجز میں اصلی ہے کامل میں فرعی، اور اصلی کو فرعی پر ترجیح حاصل ہے۔

اور اگر تمام اجزا بروزن مفاعلن ہیں تو رجز ماننے میں خبن ہوگا اور کامل ماننے پر وقص ہوگا اور خبن، وقص سے اخف ہے اس لئے کہ خبن میں حذفِ ساکن ہے وقص میں حذفِ متحرک۔

اور اگر مفتعلن کا وزن ہو تو رجز ماننے پر صرف ایک زحاف، طی ہوگا اور کامل ماننے پر دو زحاف اضمار اور طی ہوں گے۔ ترجیح اخف کو ہو گی۔

(۵) یہ شعر زُہیر بن ابی سُلمیٰ نے ہَرِم بن سِنان کی مدح میں کہا ہے۔

ترجمہ:۔ اور تم تو شیر سے بھی زیادہ بہادر ہو جب مبارزت کے لئے نَزَالِ (مقابلہ میں اترو) کی پکار پڑے اور خوف و ہراس انتہا کو پہنچ جائے۔

(۶) میرے پاس آنے میں تو ان پر تم نے سبقت کی پھر کیوں تم رک گئے اور سب سے پیچھے ہو گئے؟ — کہا گیا کہ اس میں مخاطب کی بزدلی ظاہر کی گئی ہے کہ آمد کے وقت تو اول رہا مگر معرکہ آرائی کے وقت پیچھے ہو گیا۔

(۷) وہ قبر جو اس کا مسکن ہے ہمیشہ ہواؤں کی گزرگاہ میں ہے۔

(۸) ایک روایت متخشعا بھی ہے۔ جشع (س) کھانے کا حریص ہونا۔ تخشع بہ تکلف عاجزی و ذلت اختیار کرنا۔

ترجمہ:۔ جب تجھے محتاجی لاحق ہو تو حریص نہ بن ۔ یا۔ عاجز و ذلیل نہ بن اور صبر جمیل اختیار کر۔

(۹) جب انھیں کسی کی بدسلوکی یاد آئے تو اس کے ساتھ بھلائیاں زیادہ کریں۔

فائدہ

(۱) اس بحر کے حشو میں اضمار حسن ہے، وقص صالح، خزل قبیح۔

(۲) متفاعلن جب اضمار سے مستفعلن ہو جائے تو س اور ف

میں معاقبہ ہے یعنی بیک وقت دونوں ساقط نہ ہوں گے۔

(۳) عروض و ضرب میں زحاف کے جواز و عدم جواز کی تفصیل یہ ہے:-

الف ۔ پہلے اور تیسرے عروض کی ضرب مقطوع میں اِضمار کے سوا کوئی زحاف نہیں ہوسکتا۔ اِضمار ہوسکتا ہے اس لئے کہ وہ حسَن ہے۔

ب ۔ ایک قول پر دوسرے عروض (احذ) میں بھی اضمار ہوسکتا ہے کوئی اور زحاف نہیں ہوسکتا۔

ج ۔ ضرب احذ غیر مضمر میں کوئی زحاف نہیں ہوسکتا۔

د ۔ ضرب احذ مضمر میں اضمار کے سوا کوئی زحاف نہیں ہوسکتا۔

ہ ۔ بقیہ عروض (اول، سوم) اور ضرب (اول، ششم، ہفتم، ہشتم) میں اضمار وقص، خزل سبھی ہوسکتے ہیں۔

(۶) بحرِ ہزج

۱۔ قوم لیلیٰ کی فرودگاہوں میں سے سہب، پھر اَملاح پھر غمر سب مٹ گئے۔

۲۔ ظلم کا قصد رکھنے والے کے لئے میری پیٹھ تابعدار نہیں۔ (یعنی میں بہادر ہونے کی وجہ سے کسی ظالم کا ظلم برداشت کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا)

فائدہ اس بحر کے حشو میں ایک قول پر قبض صالح ہے اور کف حسن ہے اور قبض و کف میں معاقبہ ہے۔ عروض کا حکم بھی حشو کی طرح ہے اور ضرب میں قبض ناجائز ہے اور پہلے جز میں خرم، شتر اور خرب قبیح ہیں۔

(۷) رجز

۱۔ یہ سلمیٰ کا گھر ہے جب کہ وہ ہماری ہمسایہ تھی۔ اب وہ خالی ہوگیا۔ اس کے نشانات تمہیں نوشتوں کی طرح دھندلے نظر آئیں گے۔

۲۔ اس کا دل راحت و سلامتی میں ہے اور میرا دل مشقت و درماندگی میں ہے۔

۳۔ ام عمرو کی خالی منزل نے میرا (غم) دل برانگیختہ کردیا۔

۴۔ کس چیز نے غموں کو برانگیختہ کردیا اور ایسا غم ابھار دیا جس نے رنجیدہ بنادیا۔

۵۔ کاش میں ان ایام میں طاقت ور جوان ہوتا۔ (ورقہ بن نوفل اسدی

https://alislami.net

(دُرَید بن صِمّہ)

فائدہ (۱) اس بحر کے حشو میں خبن صالح، طی حسن، اور خبل قبیح ہے۔ رہا عروض وضرب کا معاملہ تو خبن سبھی میں آتا ہے اور طی وخبل ضرب مقطوع کے علاوہ میں آتے ہیں۔

(۲) بعض نے اس بحر کی کچھ اور نوعیں بھی ذکر کی ہیں جو شاذ ہیں لیکن مولّدین نے پہلے عروض کی ضرب مقطوع اور دیگر ضربوں میں تذییل بہ کثرت استعمال کی ہے ابن بری نے کہا کہ "رجز کی کثرت کی وجہ سے عرب نے اس میں کافی وسعت برتی ہے اور مختلف تصرفات کئے ہیں"۔ رجز مشطور کی ضرب، سالم اور مقطوع استعمال کرنے کے جواز پر مولَّدین کا اتفاق ہے۔

(۸) بحر رمل ۱۔ گھِسی ہوئی بوسیدہ چادر کی طرح بارش اور شمالی ہواؤں کی گردش نے تیرے بعد اس کی اقامت گاہ محو کر ڈالی (ابن الابرص)

۲۔ میری طرف سے نعمان بن منذر کو ایک پیغام پہنچا دو کہ میرے قید اور انتظار کی مدت طویل ہوگئی۔ (عدی بن زید)

۳۔ جب میں خنسار کے پاس آیا تو اس نے کہا میرے بعد اس کا سر سفید ہوگیا اور اس کی سیاہی پر سفیدی غالب آگئی۔

۴۔ میرے دونوں دوستو ٹھہرو اور عسفان میں واقع منزل سے اس کے مکینوں کی خبر دریافت کرو۔

۵۔ (یہ مکانات) مکینوں سے خالی، محو شدہ، زبور کی آیات کی طرح دھندلے ہیں۔

۶۔ کوئی قیمت نہیں ہوسکتی اِس کی، جس سے کہ آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

فائدہ (۱) اس بحر کے حشو میں مدید کی طرح خبن حسن، کف صالح، شکل قبیح ہے۔ (۲) خبن اس کے تمام عروض وضرب میں بھی آتا ہے۔

اس میں معاقبۃ الصدر، معاقبۃ العجز، معاقبۃ الطرفین تینوں آتا ہے۔

مثلاً ـــــ فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن میں فاعلاتن دوم کے وتد عِلا سے

https://alislami.net

پہلے دو سبب ہیں (تُن - فا) اور اس کے بعد بھی دو سبب ہیں (تُن ، فا) اگر فاعلاتن دوم کے فا سے الف ساقط ہو (اس لئے کہ اس سے قبل والا سبب سالم ہے) تو معاقبۃ الصدر ہوا، اگر اس کے تن کا نون ساقط ہو (اس لئے کہ اس کے بعد والا سبب سالم ہے) تو معاقبۃ العجز ہوا، اگر الف اور نون دونوں ساقط ہوں تو معاقبۃ الطرفین ہوا۔

(۹) بحر سریع ا۔ سلمیٰ سے میری ملاقات کے جو پُر لطف زمانے گزرے دیکھنے والوں کو ان کی نظیر نہ شام میں ملے گی نہ عراق میں۔

۲۔ ذات الغضا میں واقع ایک زمیں بوس بے زبان، سال خوردہ نشانِ منزل نے شوقِ خفتہ کو برانگیختہ کر دیا۔

۳۔ میری زوجہ نے کہا اور فحش گوئی کا قصد نہ کیا: ٹھہر جاؤ، تم نے اپنی بات میرے کانوں تک پہنچادی۔ (ابو قیس)

۴۔ خوشبو مشک کی ہے، چہرے دیناروں جیسے اور (مہندی لگی ہوئی) انگلیاں عَنَم جیسی ہیں۔ (مرقش)

۵۔ وہ اونٹنیاں اس کے گوشوں میں پیشاب کے چھینٹے ڈالتی ہیں۔

۶۔ اے میری منزل کے دونوں رفیقو! مجھے ملامت کم کرو۔

فائدہ (۱) اس بحر کے حشو میں خبن صالح، طی حسن اور خبل قبیح ہے اور صرف پانچویں چھٹی ضرب میں ایک زحاف خبن آتا ہے۔ بعض نے پہلے عروض کا خبن بھی جائز کہا ہے۔

(۲) اس بحر کے دوسرے عروض کی ایک ضرب اصلم (فَعْلُنْ) بھی ہے۔

(۳) یہ بحر مجزو یا منہوک نہ آئی تاکہ رجز مجزو و منہوک سے التباس نہ ہو۔ تو جہاں مستفعلن چار بار یا تین بار آئے، بحر رجز مشطور یا منہوک ہوگی۔ سریع نہ ہوگی۔

(۱۰) بحر منسرح ا۔ یقیناً ابن زید ہمیشہ سے خیر کو عمل میں لانے والا اپنے شہر میں بخشش کو عام کرنے والا ہے۔

https://alislami.net

۲- اے بنی عبدالدار ثابت قدم رہو (یہ ہند بنت عُتبہ نے جنگ اُحد میں مشرکین کے علم بردار بنی عبدالدار سے کہا تھا۔)

۳- ہائے ام سعد کی خرابی سعد پر۔

فائدہ (۱) اس بحر کے حشو کے اندر مستفعلن میں خبن صالح ہے مفعولاتُ میں قبیح خبل دونوں میں قبیح اور طی دونوں میں حسن ہے۔

(۲) اس بحر کے پہلے عروض میں خبل، اسی طرح پہلی ضرب میں خبن ناجائز ہے۔ اس لئے کہ اگر ان کا وقوع ہو تو پے درپے پانچ حرکتیں جمع ہوں گی جو شعر میں ناجائز ہے۔

(۳) منہوک کے دوسرے جز میں خواہ موقوف ہو یا مکسوف خبل اور طی ناجائز ہے۔

(۱۱) بحر خفیف

۱- میرے گھر والے دُرنا پھر با دُولا کے درمیان اترے۔ اور اس نے سخال کی اونچی جگہ میں منزل کی (اعشی)

۲- مردہ وہ نہیں جو مرکر آرام پاجائے، دراصل مردہ تو وہ ہے جو زندوں میں رہ کر مردہ ہو۔

۳- مردہ وہی ہے جو رنجیدہ، شکستہ خاطر، کم امید رہ کر زندگی گزارے (ابن الرعلا)

۴- کاش مجھے پتا ہوتا کہ کیا میں ان کے پاس پہنچ جاؤں گا یا اس کے گرد موت حائل ہو جائے گی؟ (کمیت)

۵- اگر کسی دن ہم نے عامر پر قابو پالیا تو اس سے اپنا حق پورا وصول کرلیں گے یا تمہارے لئے اسے چھوڑ دیں گے۔

۶- ہر مصیبت ہیچ ہے اور ہر معاملہ آسان ہے اگر آپ لوگ غضب ناک نہیں ہیں۔

فائدہ (۱) اس بحر کے حشو میں خبن حسن ہے کف صالح اور شکل قبیح — خبن اس کے جملہ عروض و ضرب میں بھی آتا ہے۔

(۲) اس بحر میں فاعلاتن کے نَ اور اس کے بعد کے مستفعلن کی سَ میں معاقبہ ہے اسی طرح مستفعلن کے نَ اور اس کے بعد کے فاعلاتن کے الف میں بھی معاقبہ ہے اس طرح معاقبۃ الصدر، معاقبۃ العجز، معاقبۃ الطرفین تینوں قسمیں اس بحر میں متصور ہیں

https://alislami.net

(۱۲) بحر مضارع

۱۔ مجھے سُعاد کی جانب سُعاد کی محبت کے اسباب و محرکات نے دعوت دی۔

فائدہ اس بحر کے فاع لاتن عروض میں صرف کف ہو سکتا ہے اور فاع لاتن ضرب میں کوئی زحاف نہیں ہو سکتا۔

(۱۳) بحر مقتضب

سبج، بہرہ ـــــ وہ آئی تو چمک دار مہروں کی طرح اس کے عارض نمودار ہوئے۔

فائدہ مضارع اور مقتضب میں عربی اشعار بہت قلیل و نادر ہیں یہاں تک کہ کہا گیا ان دونوں بحروں میں عرب شعرا نے شعر بالکل نہ کہے۔

(۱۴) بحر مجتث

۱۔ اس کا شکم دبلا ہے اور چہرہ ہلال کی طرح ہے۔

۲۔ میری بات کی نگہداشت کیوں نہیں کرتا یہ سردار جس سے امیدیں وابستہ ہیں۔

فائدہ

(۱) اس بحر کے حشو میں تینوں قسم کا معاقبہ ہو سکتا ہے اور تشعیث اس کے عروض میں بحر تصریع کے شاذ ہے تصریع کا بیان آگے ہے۔

(۲) جب مستفعلن میں کف واقع ہو تو اس کے بعد فاعلاتن میں خبن یا شکل نہیں ہو سکتا کیوں کہ پے درپے پانچ حرکتوں کا اجتماع لازم آئے گا۔ اسی لئے یہاں معاقبہ ہے۔ اور ضرب میں کف بھی نہیں ہو سکتا ورنہ متحرک پر وقف لازم آئے گا

(۱۵) بحر متقارب

۱۔ لیکن بنی تمیم ـــــ تمیم بن مر ـــــ تو انہیں حریف قوم نے سست طبع، نیند سے بوجھل پایا (تو خوب تاخت و تاراج کیا)

۲۔ ابو امیہ ہُذلی نے ایک شکاری کے احوال میں یہ شعر کہا ہے۔

وہ ایسی عورتوں کے پاس ٹھکانا بناتا ہے جو تہی دست، پراگندہ سر، بچوں کو دودھ پلانے والی (میلی کچیلی) اور بھوتنیوں جیسی ہیں۔

۳۔ میں ایسے مشکل اشعار کی روایت کرتا ہوں جو رُواۃ سے وہ سب فراموش

https://alislami.net

کرا دیتے ہیں، جو وہ پہلے روایت کر چکے (رواۃ ان کے حل کی مشقت میں پڑ کر اپنا پچھلا سب بھول جاتے ہیں۔)

۴۔ میرے دونوں دوستو! وہ گھر جو سُلیمی اور مَیّہ سے خالی ہو گیا ہے اس کے بقیہ نشان پر (سابقہ مکینوں کی یاد میں) ذرا ٹھہر جاؤ۔

۵۔ کیا سلمیٰ کے اس بچے کھچے مکان کی وجہ سے (تو اشک بار ہے) جو ذات الغضا میں واقع ہے اور اب اپنے مکینوں سے خالی ہو چکا ہے۔

۶۔ (بے صبری و سوال جیسے) نازیبا امر سے باز رہ اور رنجیدہ نہ ہو کہ جو تیرے مقدر میں ہے وہ تیرے پاس آئے گا۔

متدارک (۱۶)

۱۔ عامر ہمارے پاس (کینے سے سینے کی) سلامتی اور (باطن کی) درستی کے ساتھ آیا، اس کے بعد کہ عامر سے ہوا جو ہوا۔

۲۔ ساحل عُمان پر واقع سُعدیٰ کے گھر کو روز و شب نے بوسیدگی کا جامہ پہنا دیا۔

۳۔ یہ ان کا گھر ہے جو مکینوں سے خالی ہو گیا ہے یا ایسی تحریریں ہیں جن کو زمانے نے محو کر دیا ہے۔؟

۴۔ ان کے گھر پر ٹھہر و اور اس کے باقی ماندہ نشانات اور کھنڈروں کے درمیان آنسو بہاؤ۔

۵۔ یہ ایک گیند ہے جو چوگان سے پھینکی گئی تو ایک ایک شخص نے اسے ہاتھ میں لیا۔

۶۔ میرے پاس کوئی مال نہیں مگر ایک درہم یا میرا وہ سیاہ ترکی گھوڑا۔

۷۔ جدائی کے سبب چاشت کے وقت کچھ اونٹوں کو نکیل پہنائی گئی (جن پر سوار ہو کر) وہ تہامہ کے نشیبی حصے میں چل پڑے۔

فائدہ عموماً یہ بحر خبن کے ساتھ استعمال ہوتی ہے سالم شاذ و نادر ہی آتی ہے۔ اسی طرح اس کا مجزو آنا بھی شاذ ہے۔

القاب ابیات

۱۔ ٹھہرو ہم رولیں محبوب کی یاد اور آشنائی کے باعث اور اس منزل کے سبب جس کے نشانات مدتوں سے خالی پڑے ہیں۔

۲۔ میرے بعد ان نشانات پر سالہا سال گزر گئے۔ یہ راہبوں کے مصاحف میں زبور کے خط کی طرح ناصاف ہو گئے۔

۳۔ ٹھہرو ہم رولیں محبوب کی یاد اور اس منزل کے سبب جو دخول پھر حومل کے درمیانی مقامات میں پیچیدہ تودہ ریگ کے کنارے واقع ہے۔

فائدہ تصریع کے لئے عوض میں کمی کرنے کی مثال یہ ہے۔

أَجَارَتَنَا إِنَّ الْخُطُوبَ تَنُوبُ	وَإِنِّي مُقِيمٌ مَا أَقَامَ عَسِيبُ
فعولن	فعولن
أَجَارَتَنَا إِنَّا مُقِيمَانِ هٰهُنَا	وَكُلُّ غَرِيبٍ لِلْغَرِيبِ نَسِيبُ
مفاعلن	فعولن

امرالقیس نے یہ اشعار اس وقت کہے جب اپنی موت کا یقین کر لیا۔ اس کے باپ کو بنی اسد نے قتل کر دیا تھا اور یہ اس کا بدلہ چاہتا تھا اس کے لئے عرب کے ایک ایک قبیلہ کے پاس گیا مگر کسی نے ہم نوائی نہ کی تو قیصر کے یہاں گیا اس نے کہہ دیا کہ میں ایک لشکر انتقام لینے کے لئے بھیجوں گا اور امرالقیس کو ایک زہر آلود جوڑا دیا جسے پہننے کے بعد اس کا برا حال ہو گیا۔ جبل عَسیب کے پاس پہنچا تو اسے احساس ہوا کہ اب میں مر جاؤں گا۔ اسی پہاڑ کے قریب ایک عورت مدفون تھی جو کسی زمانے میں روم سے واپس آتے ہوئے یہاں انتقال کر گئی اور دفن کر دی گئی۔ اسی کو مخاطب کرتے ہوئے امرالقیس نے کہا ہے۔

۱۔ اے ہماری ہمسایہ! حوادث تو پے در پے آتے ہی رہتے ہیں اور میں تو یہاں اقامت گزیں رہوں گا جب تک کوہ عسیب اقامت پذیر رہے۔

https://alislami.net

۱- اے ہماری ہمسایہ ! ہم دونوں ہی یہاں مقیم ہیں اور ہر پردیسی دوسرے پردیسی سے گویا نسبی تعلق رکھنے والا ہوتا ہے (ایک روایت میں ہے، انا غریبان ھٰہنا) استشہاد یہ ہے کہ اصل عروض تو مفاعلن ہے مگر پہلے شعر میں تصریع کی وجہ سے حذف کے ساتھ فعولن لایا گیا ہے۔

اقسام قافیہ باعتبار حرکات

۱- تو اسے اس کے قدم نے پستی کی طرف پھیرا

۲- تاریکی میں (حسن وجمال میں) اپنے بھائی بدر (ماہ کامل) سے میری شب بیداری کے بارے میں دریافت کر۔

۳- وہ کیا ہی مضبوط زرہ ہے اگر جامد ہو۔

۴- میں نے اپنے قلب میں تیر جانے کی آواز اپنے کان سے سنی۔

حروف قافیہ

۱- تم دونوں ٹھہرو ہم محبوب اور منزل کو یاد کر کے رولیں۔

۲- اے ملامت گر ! ملامت اور عتاب کم کر

۳- اے وہ جو اپنے لوگوں کے فائدے کے لئے اپنی بقا چاہتا ہے۔

۴- دیار مٹ گئے وہ بھی جو فرودگاہ تھے، وہ بھی جو اقامت گاہ تھے۔

۵- تیرے پاس نہ گھوڑے ہیں نہ دولت جنھیں تو ہدیہ میں پیش کر سکے۔

حرکات قافیہ

۱- وہ ملاوٹ والا دودھ لائے (جس کی تشبیہ میں کہا جائے) کیا تو نے کبھی بھیڑیا دیکھا ہے۔

اقسام قافیہ باعتبار حروف

۱- میں نے خدا کا شکر ادا کیا جب عروہ کے قتل ہونے کے بعد خراش نجات پا گیا۔

اور کوئی شر دوسرے شر سے ہلکا ہوتا ہے۔

یہ خُویلد بن مُرّہ نے کہا جب اس کا بھائی عُروہ قتل ہو گیا اور اس کا بیٹا خراش رہا ہو گیا۔ یعنی ایک کے قتل ہونے کی مصیبت دونوں کے قتل کی مصیبت سے کمتر ہے

۲- کیا کوئی ایسا جوانمرد نہیں جو اپنے حوصلہ کے سبب بلندیوں سے ہم کنار ہو اس کا باپ اس کی ماں کا چچازاد بھائی نہ ہو (کیوں کہ قربِ قرابت ضُعفِ وَلَد کا سبب

ہوتا ہے۔

۳۔ اعشیٰ :۔ بثینہ نے کہا جب مجھے دیکھا' حسن والی بھی کسی نہ کسی عیب سے خالی نہیں ہوتی۔"

۴۔ ان دیار میں سے فرودگاہ اور اقامت گاہ سب مٹ گئے جو منیٰ میں واقع تھے اس کے غَول اور رِجام نامی مقامات وحشت ناک ہوگئے (لبید صاحب معلقہ)

۵۔ نابغہ ذُبیانی :۔ اے اُمیمہ مجھے اس غمِ ہجر کے حوالہ کر دے جو تھکا دینے والا ہے اور اس رات کے جس کے ستارے سست رفتار ہیں۔

۶۔ عدی بن زید :۔ ایسی رات جس میں اس رات کے ستاروں کے سوا کسی ایسے کو نہ پاؤ گے جو ہماری حالت بیان کرے۔

۷۔ اعشیٰ :۔ اپنے حسن و جمال کے باعث آرائش سے بے نیاز جبیبہ داغِ فراق دے گی یا قریب آئے گی ؟ یا اس کا تعلق کمزور اور شکستہ ہوگیا ہے ؟

۸۔ ہرگز کسی کو اس کی زندگی فریب خوردہ نہ کرے ہر حیات کا انجام زوال ہے۔

۹۔ حُطیئہ :۔ تو نے مجھے دھوکا دیا اور یہ کہا کہ میں (اس قدر دولت مند ہوں کہ گرمی میں وافر دودھ اور (جاڑے میں) کثیر کھجور والی ہوں۔

عیوب قافیہ

۱۔ (اگر تم لوگ اس بادشاہ نعمان بن منذر کی نافرمانی کرو گے تو) وہ ایسی سنسان تاریک سرزمین میں گھر بنالے گا جہاں گورخر پابند رہ جائے جس میں رات کو کوئی چلنے والا نہ چلے۔

۲۔ آواز پست نہیں کی جاتی جس سرزمین میں وہ فروکش ہو نہ اس کے چراغ کے سامنے رات کا کوئی مسافر راہ بھولتا ہے۔

۳۔ وہ چشمۂ جِفار پر بنی تمیم کے مقابل اترے اور وہی روزِ عکاظ غلبہ والے ہیں۔

۴۔ بے شک میں ان کے ایسے سچے معرکوں کا شاہد ہوں جو ان سے متعلق میرے حسن ظن پر گواہ ہیں۔

۵۔ بنی عبدِ مُدان میں سے حارث بن کعب مُجاشعی نے انصار میں سے بنی نجار

کی ہجو کی تھی جس کی شکایت وہ حضرت حسان کے پاس لائے اس پر حارث اور اس کی قوم کی ہجو میں حضرت حسان نے یہ اشعار کہے۔

ان لوگوں میں دراز قامت یا کوتاہ قامت ہونے کا عیب نہیں مگر فربھی میں ان کا جسم خچروں کی طرح اور ہلکے پن میں ان کی عقل چڑیوں کی طرح ہے۔

۶- وہ ایسی پوردار لکڑیوں کی طرح ہیں جن کے نچلے خول دار حصوں میں بگولے پھونک دیئے گئے ہوں (یعنی ان کا جسم ایسا خول ہے جس میں ہوا بھر دی گئی ہے۔ اندر قوت وطاقت کچھ نہیں۔)

۷- بتاؤ اگر تم نے مجھے یحییٰ کے ساتھ ہم کلامی سے روک دیا تو کیا یحییٰ پر اشک باری سے بھی روک دو گے؟

۸- میری آنکھوں میں یحییٰ کے باعث بے خوابی ہے اور میرے دل میں یحییٰ کے سبب گریہ وزاری ہے۔

۹- یہ شعر تیز رفتار گھوڑیوں کی صفت میں ہے۔

ترجمہ :- رات کے رخسار کو پامال کرنے والوں (خوفناک راتوں میں سفر کے عادی گھوڑوں) کی بیٹیاں، جنھیں کسی کام سے شکوہ نہیں ہوتا جب تک فربہ رہیں۔

۱- خبردار! اگر ام مالک میری ملک میں نہیں تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہمسر اور کفو کم ہیں۔

۲- اپنے دونوں دوستوں کی جانب سے بدسلوکی اور درشتی کا سامنا کیا جب ناممدوح شخص جوان اونٹنی خرید نے لگا۔

شیخ سجاعی نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے مصنف نے درمیان کے کچھ اشعار اختصاراً حذف کر دیے ہیں کیوں کہ دونوں شعروں میں معنوی مناسبت نہیں۔ مقصود یہ دکھانا ہے کہ دونوں کے روی میں لام اور میم کا اختلاف ہے جن کے مخارج میں بُعد ہے۔

سِناد ۱- اگر تمھیں کسی کام سے بھیجنا ہے تو کسی دانش مند کو بھیجو اور اسے اپنی وصیت کا پابند نہ کرو۔

۲۔ اور اگر کوئی پیچیدہ معاملہ درپیش آئے تو کسی عقل مند سے مشورہ کرو اور اس کی خلاف ورزی نہ کرو۔

۳۔ اے میہ کے گھر سلامت رہ پھر سلامت رہ۔ کہ خنذف اس جہاں کا سر ہے۔ شارحین کی کوشش کے باوجود دونوں شعروں کے درمیان ربط غیر واضح ہے۔ شاید درمیانی اشعار ساقط ہیں جیسا کہ یہاں دیگر کئی شواہد میں ہے۔

۴۔ نعمان بن حارث نے یمن کے قبیلہ بنی عُذرہ کی ایک قوم سے جنگ کا قصد کیا، نابغہ ذبیانی نے منع کیا مگر وہ نہ مانا اس پر نابغہ نے اپنی قوم سے کہا کہ نعمان فلاں قوم سے لڑنا چاہتا ہے تم لوگ اس قوم کی حمایت کرو۔ نتیجۃً نعمان کا لشکر شکست خوردہ ہوا۔ اسی بنا پر نابغہ نے اس قوم کی مدح میں یہ اشعار کہے ہیں ترجمہ۔ انہوں نے قبیلۂ بلی کو اس (نخلستان) سے بھگایا تو قوم بلی تہامہ کی پست وادی میں چلی گئی۔

۵۔ انھوں نے تو باہمی غارت گری کے وقت اس نخلستان کو سارے بنی قُضاعہ اور بنی مُضر الحمراء سے بھی بچایا

۶۔ میں خیمہ میں ایسی نوخیز عورتوں کے پاس آتا ہوں جن کی آنکھیں (کشادگی اور سیاہی میں) کشادہ چشم نیل گایوں جیسی ہیں۔

۷۔ چند اشعار کے بعد گھوڑے کی صفت میں کہا ہے۔
گویا میں ایسے عُقاب کے چھپے ہوئے پروں کے بیچ میں ہوں جو بدلی کے دن میں کسی کبوتر (پر حملہ آور ہونے) کا قصد کر رہا ہو۔

۸۔ کتنے ایسے شہر ہیں جن کے دُور افتادہ بیابان غبار آلود ہیں اور جن کی گزرگاہ (مسافروں سے) خالی ہے۔

۹۔ (چند اشعار کے بعد گورخر کے وصف میں ہے) اس نے متفرق جانوروں کو یکجا کر دیا۔ وہ گورخر کسی احمق چرواہے کی طرح نہیں۔

۱۰۔ (دیکھا گیا) اس حال میں کہ وہ بعید منزلوں کی تکلیف ان جانوروں سے بہت

https://alislami.net

زیادہ دور کرنے والا ہے۔

★★★★★★★★★★★★★★★

بعض احباب نے فرمایا کہ معین العروض والقوافی میں جو اشعار ہیں ان کا ترجمہ بھی ہونا چاہئے کیوں کہ بہت سی جگہوں میں مفہوم متعین کرنے کے لئے صرف لغات کا سہارا کافی نہیں ہوتا سیاق وسباق جاننا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اسی فرمائش کے پیش نظر اس اڈیشن میں ترجمہ اشعار کا اضافہ کیا گیا۔ بہت حد تک عبارت اور ترکیب کی بھی رعایت کی گئی ہے تاکہ عبارت فہمی میں آسانی ہو اسی لئے بعض جگہوں پر سلاست اور اردو محاورہ کی مطابقت رخصت ہوگئی ہے۔

ساتھ ہی کچھ ایسے فوائد بھی لکھ دیئے گئے ہیں جو کتاب میں نہ آئے مگر طالب فن کے لئے ضروری معلوم ہوتے۔ مزید تحقیق وتفصیل کے لئے کتب مبسوطہ کی مراجعت ضروری ہے۔

شب سہ شنبہ
۲۷ صفر ۱۴۲۲ھ / ۲۱ مئی ۲۰۰۱ء

محمد احمد مصباحی
المجمع الاسلامی مبارک پور

https://alislami.net

كلمة الطبعة الاولىٰ

دروس البلاغہ مطبوعہ ندوۃ المعارف بنارس کا ایک نسخہ بغرض کتابت تصحیح کے لئے استاذ محترم حضرت مولانا محمد احمد صاحب قبلہ مصباحی کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو ان کا ارادہ ہوا کہ اس ایڈیشن کے آخر میں "حل ابیات" کے عنوان سے ایک ضمیمہ شامل کیا جائے جس میں ہر شعر کے تحت شاعر کا نام تقطیع، محل استشہاد، حل مشکلات اور حسب ضرورت ترجمہ و مطلب تحریر ہو جائے مگر مجلس اشاعت کے پاس سرمایہ کی کمی اور قدردانوں کی قلت کا خیال اس ارادہ کی تکمیل سے مانع ہوا. البتہ تمام اشعار پر اعراب لگا دیا ہے جس سے موجودہ اردو شروح کے بعض اغلاط کا بھی حل نکل سکتا ہے پھر انھیں یہ احساس ہوا کہ متن الکافی، محیط الدائرہ، عروض المفتاح، مولوی، عالم، فاضل کے امتحانات میں تو ہیں مگر کتنے مدارس میں ان کتابوں کا درس ہی نہیں ہوتا اور اکثر طلبہ اپنی کم ہمتی کے باعث از خود عربی کتابوں کے مطالعہ خصوصاً مذکورہ کتابوں کے حل کی طرف مائل نہیں ہوتے اس لئے عروض و قوافی میں ایک مختصر کتاب لکھی جو زیادہ تر متن الکافی کے ترجمہ و شواہد پر مشتمل ہے۔ تاکہ درجہ مولوی کے طلبہ اس سے مکمل طور پر مستفید ہو سکیں، اور کچھ ضروری اضافے شامل کئے تاکہ عالم و فاضل کے طلبہ کے لئے بھی کار آمد ہو۔ ان عنایات پر ہم استاذ محترم کے بے حد ممنون و شکر گزار ہیں۔

مجلس اشاعت چند ماہ پہلے شوال ۱۴۰۰ھ / ستمبر ۱۹۸۰ء میں ایک اصلاحی کتاب "جُمَلُ النُّور فی نَهْیِ النِّسَآءِ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْر" مصنفہ امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کا شاندار ایڈیشن استاذ محترم حضرت مولانا محمد احمد مصباحی کے وقیع حواشی کے ساتھ "مزارات پر عورتوں کی حاضری" کے نام سے شائع کر چکی ہے۔ اب اس کی دوسری علمی پیش کش ماہ صفر ۱۴۰۱ھ کے اواخر / جنوری ۱۹۸۱ء کے اوائل میں ہدیۂ ناظرین ہو رہی ہے۔ امید کہ ذی علم، قدرداں اور انصاف پسند نظروں میں اسے شرف قبول حاصل ہوگا۔ وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان ولہ الحمد والمنۃ۔

———— احمد القادری بھیروی صدر مجلس اشاعت

متعلم مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ۔ اعظم گڑھ

https://alislami.net

اس مجموعہ کی خصوصیات

(۱) دروسُ البلاغة کی اشاعت میں آیات واشعار پر اعراب کا خاص اہتمام کیا گیا ہے تاکہ طلبہ ضبط شواہد میں غلطی سے محفوظ رہ سکیں۔

(۲) معین العروض والقوافی میں فن کی تمام ضروری باتیں اختصار کے ساتھ سمیٹنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

(۳) حصہ عروض میں تمام اشعار کی تقطیع خطوط کے ذریعہ واضح کردی گئی ہے۔ اعراب کا بھی التزام ہے تاکہ فہم میں جلدی اور آسانی ہو۔

(۴) عربی اشعار کے عروض وقوافی میں ضروری مہارت حاصل کرنے کے لئے یہ کتاب ہر صاحبِ ذوق کے لئے کارآمد ہے۔

(۵) مذکورہ خوبیوں کے باعث بلاشبہہ یہ کتاب فاضل ادب تک کے امیدواروں کے لئے معین ومفید ہے۔

(۶) پروف کی تصحیح بڑی محنت ومشقت سے سرانجام دی گئی ہے۔

(۷) مختلف تزئین وآرائش سے محض دیدہ زیبی ہی نہیں لائی گئی ہے بلکہ درس ومطالعہ اور حفظ واستفادہ کے لئے کافی سہولت بھی پیدا کردی گئی ہے۔

نصر اللہ قادری بھیروی

استاذ مدرسہ عربیہ فیض العلوم

محمد آباد گوہنہ

ناشر

المجمع الاسلامی مبارکپور اعظم گڑھ یوپی

https://alislami.net

ہماری دوسو مطبوعات سے بعض اہم کتابیں

نام کتاب	نام مصنف/مترجم	نام کتاب	نام مصنف/مترجم
جدّ الممتار (حاشیہ شامی)	امام احمد رضا قادری	بزم اولیاء	مولانا بدر القادری
تقدیر و تدبیر	امام احمد رضا قادری	اسلام اور امن عالم	مولانا بدر القادری
احادیث شفاعت	امام احمد رضا قادری	اسلام اور تربیت اولاد	مولانا بدر القادری
مزارات پر عورتوں کی حاضری	امام احمد رضا قادری	اسلام اور خمینی مذہب	مولانا بدر القادری
فلسفہ اور اسلام	امام احمد رضا قادری	یورپ اور اسلام	مولانا بدر القادری
حقوق والدین	امام احمد رضا قادری	سنت کی آئینی حیثیت	مولانا بدر القادری
معانقۂ عید	امام احمد رضا قادری	جادہ و منزل (سفرنامے)	مولانا بدر القادری
اہمیت زکوٰۃ و صدقات	امام احمد رضا قادری	جمیل الشیم مجموعۂ نعت	مولانا بدر القادری
قصیدہ تان (دو عربی قصیدے)	امام احمد رضا قادری	قم باذن اللہ (انقلابی نظمیں)	مولانا بدر القادری
المبین	مولانا سید سلیمان اشرف	باغی ہندوستان	علامہ فضل حق خیرآبادی
اسلامی اخلاق و آداب	صدر الشریعہ اعظمی	تحقیق الفتویٰ	علامہ فضل حق خیرآبادی
نور الایمان	مولانا عبد الحلیم فرنگی محلی	جشن میلاد النبی	مولانا یٰس اختر مصباحی
عقائد علمائے دیوبند	حافظ ملت علیہ الرحمہ	امام احمد رضا اور ردِّ بدعات	مولانا یٰس اختر مصباحی
تنقید معجزات کا علمی محاسبہ	مولانا محمد احمد مصباحی	امتیاز حق	راجا غلام محمد
امام احمد رضا اور تصوف	مولانا محمد احمد مصباحی	مصری مورخین	ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم
امام احمد رضا کی فقہی بصیرت	مولانا محمد احمد مصباحی	تذکرہ علمائے اہلسنت بستی	ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم
تدوین قرآن	مولانا محمد احمد مصباحی	فیض الحکمۃ ترجمہ ہدایۃ الحکمۃ	مولانا حافظ احمد القادری
فضائل قرآن	مولانا محمد احمد مصباحی	سیرت رسول اعظم	مولانا عبد الغفاری نوری
حقائق تحریک بالاکوٹ	شاہ حسین گردیزی	صحابہ کا عشق رسول	صوفی محمد اکرم

Distributed By

MISBAHI PUBLICATION

Nadi Road, Mohammadabad, Gohna,
Mau. Pin-276403 Mobile: 9506191193

https://alislami.net